مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

اُردو یونیورسٹی

نیوز میگزین

شمارہ نمبر 7 اپریل 2004ء

پروفیسر اے ایم پٹھان

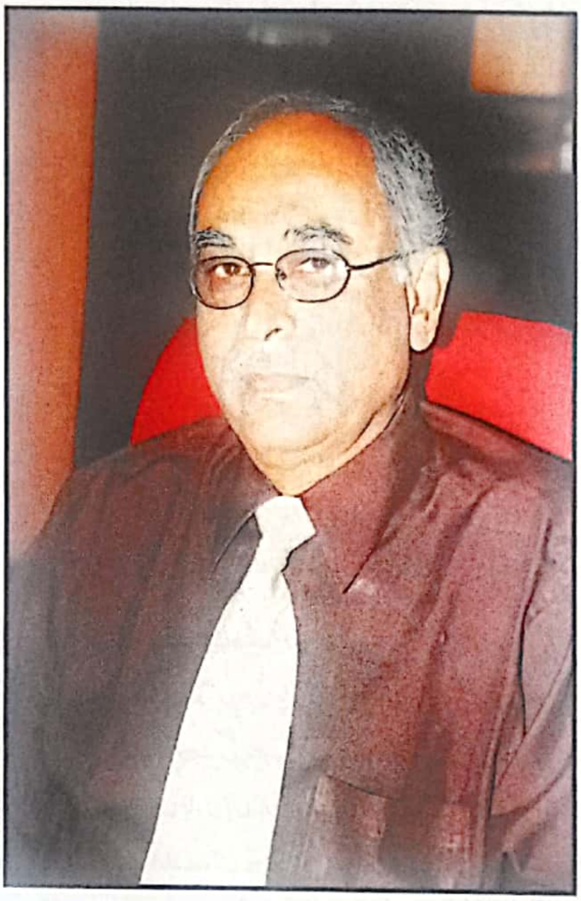

صدر جمہوریہ هند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے ممتاز ماهر ارضیات پروفیسر اے ایم پٹھان کو مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا هے. اُنهوں نے 19 مارچ 2004ء بروز جمعہ اپنے عهدے کا چارج لیا. پروفیسر پٹھان کرناٹك یونیورسٹی دهارواڑ کے وائس چانسلر اور بنگلور یونیورسٹی کے رجسترار جیسے جلیل القدر عهدوں پر فائز رہ چکے هیں. اُنهوں نے بنگلور یونیورسٹی کی قائم مقام وائس چانسلر شپ اور کرناٹك اسٹیٹ اوپن یونیورسٹی قائم کرنے کے سلسلے میں آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی کی ذمہ داریاں بهی انجام دی هیں. پروفیسر پٹھان میں غیر معمولی علمی' تحقیقی اور انتظامی صلاحیتیں موجود هیں. اُنهیں متعدد علمی و تحقیقی اعزازات سے سرفراز کیا جا چکا هے. وہ انڈین نیشنل سائنس اکیڈمی کے نامزد رکن' علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں صدر جمهوریہ هند کی جانب سے نامزد رکن ایگزیکیٹو کونسل اور فینانس کمیٹی بهی رہ چکے هیں. اُنهیں وزارت فروغ انسانی وسائل اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی کئی کمیٹیوں کی رُکنیت بهی حاصل رهی هے. پروفیسر پٹھان کے دور میں کرناٹك یونیورسٹی دهارواڑ میں کئی نئے کورسوں کا آغاز هوا اور اصل کیمپس کے ساتھ اس کے دیگر کیمپسوں میں بهی تعلیمی سرگرمیاں عروج پر رهیں.

وائس چانسلر کے قلم سے

زیرِ نظر نیوز میگزین کے ذریعے سب سے پہلے میں حکومت ہند اور بطور خاص عزت مآب صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے مجھ پر بھروسہ کرتے ہوئے مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی جیسے منفرد قومی تعلیمی ادارے کی قیادت کی ذمہ داری سونپی ہے۔ اس کے بعد میری توجہ اُن سیکڑوں افراد اور تعلیمی اداروں کی جانب جاتی ہے جنہوں نے میرے وائس چانسلر بننے پر خوشی کا اظہار کیا اور زبانی یا خط لکھ کر میرا خیر مقدم کیا اور مبارکباد پیش کی۔ ان میں سے ایسے کافی لوگ ہیں جنہیں میرے سابقہ عہدوں اور میری کارکردگی کا علم ہے۔ مگر ایسے افراد کی تعداد بھی کم نہیں جو مجھ سے واقف نہیں تھے۔ اُنہوں نے مجھے اخبارات کے ذریعے جانا اور میرے تئیں خلوص و اعتبار کا اظہار کیا۔ ان سبھوں نے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور مجھ سے اچھی اُمیدیں وابستہ کی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ابتدائی دنوں میں لوگوں کے مثبت رویے سے میری حوصلہ افزائی ہوئی اور مجھے اخلاقی حمایت حاصل ہوئی ہے۔ میں ان تمام حضرات کا شکرگزار ہوں اور دعا کی گزارش کرتا ہوں کہ اللہ مجھے لاکھوں محبانِ اُردو کی آرزوؤں کی تکمیل کرنے کی قوت و توفیق عطا کرے! میری کوشش ہوگی کہ اُردو یونیورسٹی پر اُردو زبان کی ترقی' وسعت اور فروغ کی جو ذمہ داری ہے' اُسے کما حقہ پوری کروں!

میں نے 19 مارچ 2004ء کو اپنے عہدے کی

Scanned with CamScanner

ذمہ داری سنبھالی ہے۔ شروع کے دو چار دن تمام پہلوؤں پر تبادلہ خیال اور فائلوں کے ذریعے سرسری معلومات حاصل کرنے میں گزر گئے۔ اس کے بعد، جتنی جلد ہو سکے یونیورسٹی کو اکیڈمک اور فزیکل انفراسٹرکچر فراہم کر دینے کی جستجو میں لگ گیا ہوں۔ یعنی میں سب سے پہلے تدریسی عملے کی تقرری اور منظور شدہ عمارات کی تعمیر پر اپنی توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہوں۔ میرے نزدیک مستقل تدریسی عملے، تعلیمی سرگرمیوں اور مختلف تعلیمی سہولتوں کے بغیر یونیورسٹی کا تصور نامکمل ہے۔ اس لیے میری کوشش ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو اور جس حد تک ممکن ہو تدریسی عملے کی تقرری کر دوں اور منظور شدہ عمارات مثلاً لائبریری، ٹرانسلیشن ڈویژن، نظامت فاصلاتی تعلیم، اسٹاف کوارٹرس، وائس چانسلر، رجسٹرار اور فینانس آفیسر کی رہائش گاہوں کی تعمیرات کا سلسلہ شروع کر دوں۔ ظاہر ہے کہ میرے لیے اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانا بہت آسان نہیں ہے۔ اس کے لیے مجھے مختلف کمیٹیوں سے گزرنا ہوگا اور اسی کے ساتھ قدم قدم پر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن سے رہنمائی، ہدایت اور منظوری بھی حاصل کرنی ہوگی۔ میں نے اس سلسلے میں پہل کر دی ہے اور مجھے مثبت اشارے ملنے شروع ہو گئے ہیں۔

صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے، جو ایک ممتاز سائنس داں، دانشور، صاحب نظر عالم اور ہماری یونیورسٹی کے وزیٹر ہیں، 15 مارچ 2003ء کو اُردو یونیورسٹی کے عملے اور طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کئی قیمتی مشورے دیے تھے۔ یہ مشورے یونیورسٹی کے لیے اُن کی جانب سے بیش بہا تحفے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ عالی جناب صدر جمہوریہ ہند نے اُردو کا Data base تیار کرنے اور یونیورسٹی میں Digitisation کا کام شروع کرنے کی جانب خصوصی توجہ دلائی تھی۔ اس سلسلے میں کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ معزز صدر جمہوریہ نے انجینئرنگ، نرسنگ اور ویمن ایجوکیشن جیسے کورسز کو ترجیح، نصابی مواد کے تراجم، پی جی اور ریسرچ سطح پر پیشہ ورانہ اور روزگار سے مربوط کورسز کے لیے تدریسی وسائل پیدا کرنے اور اُردو کی بنیادی تعلیم، سکنڈری تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کے درمیان ارتباط و تسلسل قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ یونیورسٹی اپنے فاضل وزیٹر کے مشوروں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تمام محاذ پر ایک ساتھ پہل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

میں نے اپنے عہدے کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل پروفیسر مرلی منوہر جوشی جی سے خیر سگالی ملاقات کی۔ اُنہوں نے یہ کہہ کر میری بڑی حوصلہ افزائی کی کہ "آپ کام کرتے جائیے، حکومت کی طرف سے آپ کو ہر طرح کا تعاون ملے گا۔" ملاقات کے دوران، اُنہوں نے کئی اہم مشورے بھی دیے۔ مثلاً اُردو یونیورسٹی میں اُردو کے ساتھ ساتھ ہندی کا بھی ایک مضبوط شعبہ ہونا چاہیے۔ اُردو یونیورسٹی میں سائنس و ٹکنالوجی کے کورسز بھی شروع کیے جانے چاہئیں۔ خاص طور پر فزکس، الکٹرانکس اور ریاضی کی تعلیم کا آغاز جلد ہونا چاہیے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ شروع میں ان علوم کو ذرا آسان بنا کر پیش کیا جانا چاہیے تاکہ اُردو میڈیم کے طلبہ اسے انگیز کر سکیں۔ مگر اسے اتنا بھی آسان نہیں ہونا چاہیے کہ ان کے پڑھنے کا مقصد ہی پورا نہ ہو۔ ہم محترم وزیر کی جانب سے ہمت افزائی اور رہنمائی کے لیے اُن کے مشکور ہیں اور میری کوشش ہوگی کہ اُردو یونیورسٹی میں اُن کے مشوروں کا اطلاق ہو سکے۔

اُردو یونیورسٹی میں فی الحال ڈی ایڈ کے سوا سبھی کورسز فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت دستیاب ہیں جن کے طلبہ کو اُن کے اپنے گھروں پر نصابی مواد فراہم کیا جاتا ہے اور اُنہیں اُن کے اپنے ہی علاقوں میں کونسلنگ کی سہولتیں بہم پہنچانے کی حتی الامکان کوشش کی جاتی ہے۔ مگر زمانہ ترقی کر رہا ہے اور فاصلاتی تعلیم کے طلبہ کو ریڈیو، ٹیلی ویژن کے ذریعے رہنمائی کا رواج فروغ پا چکا ہے۔ اُردو یونیورسٹی بھی ذرائع ابلاغ کے ان دو اہم ستونوں سے استفادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ ہمارے طلبہ کو آڈیو ویڈیو کیسٹ اور ریڈیو ٹیلی ویژن کے ذریعے اسباق کے درس دیے جا سکیں۔ اسباق کی تیاری کے لیے یونیورسٹی اپنے یہاں انفراسٹرکچر تیار کرے گی اور فاصلاتی نظام تعلیم کی دوسری یونیورسٹیوں اور ماہرین سے تعاون بھی حاصل کرے گی۔

اُردو یونیورسٹی آنے کے بعد مجھے اندازہ ہوا کہ اُردو حلقوں اور سنئیر طلبہ کی سب سے بڑی مانگ فوری طور پر پوسٹ گریجویٹ کورسز کا شروع کیا جانا ہے۔ دوسری طرف مجھے فطری طور پر یہ بھی محسوس ہوا کہ اُردو یونیورسٹی میں "اُردو" کو دیگر زبانوں اور مضامین کی بہ نسبت زیادہ اہمیت حاصل ہونی چاہیے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے دسویں پنچ سالہ منصوبے کے تحت اُردو یونیورسٹی کو جو تفصیلات ارسال کی ہیں اُن میں بھی ایسے ہی اشارے موجود ہیں۔ لہٰذا میں نے پوسٹ گریجویٹ سطح پر سب سے پہلے اُردو کا کورس شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت ایم اے اُردو کورس میں داخلے کا اعلان اسی برس کر دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں تیزی سے تیاریاں جاری ہیں۔ روایتی طریقہ تعلیم کے تحت ایم اے اُردو اور بعض دیگر کورسز آئندہ تعلیمی سال سے شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ سب کا تعاون اور دعائیں شامل حال رہیں تو مجھے اپنے ارادے میں یقیناً کامیابی حاصل ہوگی۔ میں نے اپنے سابقہ تجربے کی بنیاد پر یونیورسٹی کی ہمہ جہت ترقی کے لیے کوششیں شروع کر دی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اُردو یونیورسٹی سے لگاؤ اور اس پر نگاہ رکھنے والوں کو جلد ہی اس میں ایک مثبت تبدیلی نظر آئے گی۔

آخر میں ایک بار پھر آپ سب کے جذبہ خلوص کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس یونیورسٹی اور یونیورسٹی کے توسط سے اُردو زبان کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کروں گا۔ اللہ حافظ!

عبدالجلیل پٹھان

(پروفیسر عبدالجلیل پٹھان)

شذرات

فاصلاتی نظام تعلیم اور نوعمری کا احساس

"آپ نوجوان ہیں اس لیے کہ آپ بہتر مستقبل کا خواب دیکھتے ہیں اور اس خواب کو سچ کر دکھانے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔

آپ کے خواب اور آپ کی آرزومندی' آپ کی زندگی کو اعادہ نوعمری کے دائمی وسائل بخشتی ہے۔

درخشاں مستقبل کے لیے چیلنج سے نبرد آزما ہونے کی عادت ڈالیے۔

ہم آپ کو معلومات حاصل کرنے کے طریقے اور تعلیم کے ازسرنو مواقع فراہم کرتے ہیں۔

ہم آپ کے خوابوں کی نگہداشت کرتے ہیں اور آپ کو اُمیدوں سے پُر مستقبل کی طرف لے جاتے ہیں۔

ہم آپ کو عمر' فاصلہ' وقت اور مالیہ کی حدبندی سے آزاد کرتے ہیں اور کسی کو' کسی بھی وقت' کسی بھی جگہ تعلیمی سہولت مہیا کرنے کے لیے تیار ہیں۔

یہ ایک ایسا مقام ہے جہاں آپ اپنے خوابوں اور آرزوؤں کو چیلنج کر سکتے ہیں۔

یہ اُن لوگوں کی ایک تعلیمی دُنیا ہے جو بہتر کل کی منصوبہ بندی میں یقین رکھتے ہیں۔"

درج بالا الفاظ کوریا نیشنل اوپن یونیورسٹی (KNOU) کے سال 2004ء کے تعارفی کتابچے سے ماخوذ ہیں۔ جس میں یہ احساس دلایا گیا ہے کہ آپ کسی بھی عمر میں' کسی بھی معاشی پس منظر کے ساتھ اور کسی بھی جگہ قیام کرتے ہوئے فاصلاتی طریقہ سے اپنی تعلیم جاری رکھ سکتے ہیں۔ دوسری طرف جب آپ تعلیمی سلسلہ شروع کرتے ہیں تو وہ آپ کے بہتر مستقبل کا ضامن ہوتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ یہ تعلیمی سلسلہ آپ میں نوجوانوں جیسا جوش و جذبہ پیدا کرتا ہے۔ آپ خود کو کچھ لمحوں کے لیے عمر کے اُسی دور میں محسوس کرتے ہیں جب عموماً روایتی طور پر تعلیم حاصل کی جاتی ہے۔ داخلے کے ساتھ ہی آپ میں طالب علمی کی خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی **فاصلاتی نظام تعلیم آپ کو نہ صرف اسناد سے سرفراز کرتا ہے بلکہ احساس نوجوانی سے بھی سرشار کرتا ہے۔**

KNOU کا قیام 1972ء میں عمل میں آیا تھا۔ اب تک اس یونیورسٹی سے تین لاکھ گریجویٹس نکل چکے ہیں جبکہ ان دنوں وہاں دو لاکھ طلبہ کا اندراج ہے۔ یہ یونیورسٹی فاصلاتی نظام تعلیم کے لیے دنیا بھر میں انتہائی ممتاز مقام کی حامل ہے۔ KNOU کے صدر جناب چو کیو ہیانگ کا کہنا ہے کہ "معلومات اور اطلاعات کے اس دور میں تاحیات تعلیم کی سماجی مانگ اور توقعات میں بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ آج ہر ملک اور ہر سماج کی ذمہ داری بن گئی ہے کہ وہ اپنے لوگوں کو عمر بھر تعلیمی تسلسل کے مواقع فراہم کرے۔" فاصلاتی طریقہ تعلیم کے اس کلیے کو ہندستان میں بھی بہت بڑے پیمانے پر اختیار کیا گیا ہے۔ اس وقت ہندستان میں مجموعی طور پر دس ایسی یونیورسٹیاں ہیں جو صرف فاصلاتی تعلیم کے لیے مختص ہیں۔ ان کے علاوہ CCI's یعنی کراسپنڈنس کورس انسٹی ٹیوشنس کی فہرست بھی کافی طویل (62) ہے۔ ان اداروں میں روایتی طریقہ تعلیم کے ساتھ فاصلاتی طریقے کو بھی اختیار کیا گیا ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی بھی اس زمرے میں شامل ہے جس کا امتیاز اُردو ذریعہ تعلیم ہے۔ گزشتہ چھ برسوں میں یہاں جو داخلے ہوئے ہیں اُن کے بنظر غائر مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ یونیورسٹی ٹوٹے ہوئے یا ٹوٹتے ہوئے تعلیمی سلسلے کو جوڑنے کا کام بڑے موثر ڈھنگ سے انجام دے رہی ہے۔ رواں تعلیمی سال میں داخلوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اُمید ہے کہ سالہائے گزشتہ کی طرح اس برس بھی داخلوں کی تعداد کا گراف مزید بلند ہوگا!

.. ..

نیوز میگزین کا ساتواں شمارہ پیش خدمت ہے۔ اس شمارے کی خصوصیت یہ ہے کہ عالی جناب پروفیسر عبدالجلیل خاں محمد پٹھان کے وائس چانسلر کی حیثیت سے چارج لینے کے بعد یہ پہلا شمارہ شائع ہو رہا ہے۔ اُردو یونیورسٹی نیوز میگزین اور اس سے وابستہ افراد اپنی جانب سے اور یونیورسٹی کے دیگر افسران و عملے کی طرف سے نئے وائس چانسلر محترم اے ایم پٹھان کا استقبال کرتے ہوئے اُن کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ توقع کرتے ہیں کہ اُن کے دور میں ہماری یونیورسٹی ترقی کی بے شمار منزلیں طے کرے گی۔ موقع کی مناسبت سے معزز وائس چانسلر کی شخصیت اور اُن کے عزائم کے تعلق سے ایک مکمل مضمون شامل اشاعت ہے۔

"وائس چانسلر کے قلم سے" اس میگزین کا مستقل کالم رہا ہے۔ اس شمارے سے یہ کالم اُردو کے ساتھ انگریزی میں بھی پیش کیا جا رہا ہے تاکہ اس کی رسائی زیادہ سے زیادہ لوگوں تک ہو سکے۔ یہ وضاحت ضروری ہے کہ انگریزی کا متن من و عن اُردو کا ترجمہ نہیں ہے بلکہ کوشش یہ کی گئی ہے کہ مفہوم پوری طرح سے ادا ہو جائے۔

Scanned with CamScanner

اب تک اس میگزین کی مدت اشاعت کا انحصار دستیاب مواد پر ہوتا تھا یا اسے کسی مخصوص موقع کی مناسبت سے شائع کیا جاتا تھا۔ مگر معزز وائس چانسلر نے اب اسے چھ ماہی کردینے کی منظوری دے دی ہے۔ اس طرح یہ میگزین اب ہر چھ ماہ پر آپ کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ اسی کے ساتھ میگزین کو مزید بہتر بنانے کے مقصد کے تحت ایک مجلس ادارت بھی تشکیل دی گئی ہے جو پروفیسر ایس اے وہاب رجسٹرار (انچارج)' ڈاکٹر سید مصطفی کمال کوآرڈینیٹر ٹرانسلیشن ڈویژن اور ڈاکٹر عباس خاں ڈپٹی لائبریرین پر مشتمل ہے۔ ہم ان اراکین کا استقبال کرتے ہیں۔

میگزین میں وسعت پیدا کرنے کے سلسلے میں ایک پیش قدمی کے طور پر اس شمارے سے "اسٹاف کی علمی سرگرمیاں" کے عنوان سے یونیورسٹی اسٹاف سے متعلق خبریں شامل کی جارہی ہیں۔ اس کا مقصد میگزین میں زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شمولیت اور ایسے عملے کی حوصلہ افزائی ہے جو خالص ملازمت کے علاوہ بھی علمی سرگرمیوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ میگزین کی تنگ دامانی کے احساس کے باوجود آئندہ شمارے سے اس میں علمی کتابوں کے تعارف اور علمی سرگرمیوں کی اطلاعات شائع کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ اس ضمن میں کوشش کی جائے گی کہ اُردو میں مختلف علوم کی اصطلاحات' سائنس و دیگر علوم میں تصنیف و تالیف اور اشاعتی سرگرمیوں سے عوام کو واقف کرایا جائے۔ اس سلسلے میں قارئین بھی ہمیں اختصار کے ساتھ معلومات فراہم کرسکتے ہیں۔ آپ کی رائے اور مشوروں کا انتظار رہے گا۔

.... اڈیٹر

یونیورسٹی میں داخلے جاری' امتحانات عنقریب

یونیورسٹی میں تعلیمی سال 05-2004ء کے لیے فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت مختلف کورسوں میں داخلوں کا سلسلہ جاری ہے۔ نیچے دیئے گئے کسی بھی کورس کے لیے پراسپکٹس مع درخواست فارم شخصی طور پر -/45 روپے یا بذریعہ ڈاک -/60 روپے کے عوض یونیورسٹی سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ بذریعہ ڈاک پراسپکٹس منگوانے کے لیے کسی قومیائے ہوئے بینک سے حاصل کردہ مطلوبہ رقم کا بینک ڈرافٹ **مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی** کے نام جو حیدرآباد میں قابل ادا ہو، صرف یونیورسٹی کے پتے پر ارسال کریں۔ یونیورسٹی کے 3 ریجنل اور تمام اسٹڈی سنٹروں پر پراسپکٹس مع داخلہ فارم صرف نقد رقم ادا کرنے پر دستیاب ہے۔ داخلوں اور امتحانات کی اہم تاریخیں حسب ذیل ہیں:

کورس کا نام		آخری تاریخ	فیس
بی اے/بی ایس سی/بی کام سال اول (3 سالہ ڈگری کورس):	اہلیتی ٹسٹ فارم کا ادخال اہلیتی ٹسٹ داخلہ	07.05.2004 30.05.2004 14.08.2004	150/- Rs. 800/-
ایک سالہ ڈپلومہ کورس: ٹیچ انگلش		14.08.2004	Rs. 800/-
چھ ماہی سرٹیفکیٹ کورسز: غذا اور تغذیہ' اہلیت اُردو بذریعہ انگریزی' اہلیت اُردو بذریعہ ہندی اور فنکشنل انگلش		14.08.2004	Rs. 350/-
چھ ماہی سرٹیفکیٹ کورس: کمپیوٹنگ		14.08.2004	Rs. 1000/-

بی اے/بی ایس سی/بی کام سال اول کے امتحانات 30 مئی 2004ء سے جبکہ (CIC کے سوا) تمام سرٹی فکیٹ کورسز کے امتحانات 31 مئی 2004ء سے شروع ہوں گے۔ سال دوم اور سال سوم کے امتحانات 5 سے 10 جولائی 2004ء تک ہوں گے۔ امتحان فیس فی پرچہ 30 روپے ہے۔ BZC پریکٹیکل فیس -/180 روپے اور MPC پریکٹیکل فیس 120 روپے مقرر ہے۔ ہر امتحان فیس کے ساتھ مارکس شیٹ کے لیے اضافی 25 روپے ادا کرنے ہوں گے۔

اُردو یونیورسٹی نیوز میگزین شمارہ 7 اپریل 2004ء
Public Relations Department, Gachibowli, Hyderabad - 500 032 (A.P.)
Phone: 040- 23006606, Fax: 23006603 E-mail: zafaruddin@lycos.com
سرپرست : پروفیسر اے ایم پٹھان' وائس چانسلر
ناشر : پروفیسر ایس اے وہاب' رجسٹرار (انچارج)
اڈیٹر: ڈاکٹر محمد ظفر الدین' پبلک ریلیشنز افسر (انچارج)
مجلس ادارت: پروفیسر ایس اے وہاب ڈاکٹر سید مصطفی کمال ڈاکٹر عباس خاں

ڈاکٹر محمد ظفر الدین

اُردو یونیورسٹی کے نئے وائس چانسلر

پروفیسر اے ایم پٹھان اور اُن کے عزائم

انتظار بسیار کے بعد مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو مستقل وائس چانسلر حاصل ہوا اور اسی کے ساتھ اُمید و یقین کا نیا سورج طلوع ہوا۔ پہلے ہی دن اس کی تمازت محسوس کی گئی اور لوگوں نے زمانہ قدیم سے مقبولیت اور اہمیت رکھنے والا یہ قول دہرایا کہ "دیر آید درست آید"۔۔۔۔ صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے ابتدا ہی سے اُردو یونیورسٹی پر اپنی نظر عنایت و التفات کا سلسلہ قائم رکھا ہے۔ 15 مارچ 2003ء کو یونیورسٹی میں اُن کی آمد اور یہاں کے طلبہ و اساتذہ کے ساتھ دیر تک بے تکلفانہ تبادلہ خیال اس کا بین ثبوت ہے۔ اُنہوں نے یونیورسٹی کے وزیٹر کی حیثیت سے ممتاز ماہر تعلیم اور یونیورسٹی امور کی ایک انتہائی تجربہ کار شخصیت پروفیسر اے ایم پٹھان کو اُردو یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا۔ پروفیسر پٹھان نے 19 مارچ 2004ء کو اپنے نئے عہدے کی ذمہ داری سنبھالی۔ اور پہلے ہی دن سے سرگرم عمل ہوگئے۔ یونیورسٹی ایکٹ و آرڈیننس کا مطالعہ' فائلوں کی ورق گردانی' گزشتہ چھ برسوں کی پیش رفت کے ایک ایک پہلو پر استفسار' اسٹاف سے خطاب' پریس والوں سے ملاقات' عزائم و ترجیحات کا اظہار۔۔۔ غرض یہ کہ ایک ہی دن میں یونیورسٹی کا جزو لاینفک بن گئے۔

پروفیسر پٹھان کے لیے وائس چانسلری کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس عہدے اور اس سطح کی دوسری ذمہ داریوں کا اُنہیں طویل تجربہ ہے۔ وہ کرناٹک یونیورسٹی دھارواڑ میں وائس چانسلر کی حیثیت سے اپنے دو ٹرم مکمل کرچکے ہیں۔ اُنہوں نے بنگلور یونیورسٹی میں رجسٹرار اور قائم مقام وائس چانسلر کی ذمہ داریاں بھی ادا کی ہیں۔ حکومت کرناٹک نے جب اپنے یہاں اسٹیٹ اوپن یونیورسٹی کے قیام کا فیصلہ کیا تو اُس کے ابتدائی خدوخال طے کرنے کے لیے پروفیسر پٹھان کو آفیسر آن اسپیشل ڈیوٹی مقرر کیا تھا۔ یہ وہ تجربات ہیں جن کی مجموعی مدت دس برس سے بھی زائد عرصے پر محیط ہے اور اس مدت میں وہ ہر منزل سے سرخرو گزرے ہیں۔ یکے بعد دیگر مختلف اعلیٰ عہدوں سے سرفراز کیا جانا ایک طرف اُن کے اعتراف خدمات کے مصداق ہے تو دوسری طرف اُن کی کامیابی و کامرانی کا بھی غماز ہے۔

پروفیسر عبدالجلیل خاں ایم پٹھان کرناٹک کے شہر دھارواڑ کے قریب واقع بانکا پور قصبہ کے ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ اُن کے بڑے بھائی جناب عبدالمجید خاں کا میڈیکل انفارمیشن سے تعلق ہے جنہوں نے مع اہل و عیال امریکا میں بود و باش اختیار کرلی ہے۔ وہ ان دنوں ویسٹ انڈیز میں ایک نئی یونیورسٹی قائم کرنے کے پروجیکٹ پر کام کررہے ہیں۔ پروفیسر پٹھان کے دو فرزند ہیں۔ دونوں ہی سافٹ ویئر کے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور زندہ قوموں کی مانند "اپنی دُنیا آپ پیدا کرنے" کے لیے کینڈا اور امریکا میں سکونت پذیر ہیں۔ بیٹوں کی ملازمت اور شادی وغیرہ سے فرصت و فراغت کے بعد پروفیسر پٹھان اور اُن کی اہلیہ نے اسی برس حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا اور اب بڑے اطمینان و سکون کی زندگی گزار رہے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ اب اُن پر ذاتی نوعیت کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ وہ اپنی تمام تر توجہ صرف اور صرف اُردو یونیورسٹی کے فروغ اور اس کے مقاصد کی تکمیل پر مرکوز کریں گے۔ پروفیسر پٹھان کو اس بات کا شدید احساس ہے کہ کم و بیش 35 برسوں سے تعلیمی میدان سے وابستہ رہنے کے باوجود اُنہیں اب تک اپنی مادری زبان کی خدمت کا کوئی ٹھوس موقع نہیں مل سکا۔ اُردو یونیورسٹی کی وائس چانسلری کے ذریعے اُنہیں نہ صرف ایک اعلیٰ عہدے کا اعزاز حاصل ہوا ہے بلکہ اُردو کی خدمت کا موقع بھی ہاتھ آگیا ہے۔ اسے وہ اپنی خوش بختی سے تعبیر کرتے ہیں اور اس کے لیے خدائے پاک پروردگار کے شکر گزار ہیں۔

پروفیسر اے ایم پٹھان کی مادری زبان اُردو ہے اور اُنہوں نے بی ایس سی تک پہلی زبان کی حیثیت سے اُردو کا مطالعہ کیا ہے۔ اسکول کی سطح پر اُنہوں نے فارسی بھی پڑھی تھی۔ لہٰذا وہ اس زبان کی بھی شد بد رکھتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں اُنہوں نے کہا کہ میرے نزدیک کسی زبان سے واقفیت بہت اچھی بات ہے مگر اس سے کہیں زیادہ اہمیت زبان سے پُرخلوص لگاؤ اور جذبۂ محبت کی ہے۔ آج ہندوستان کی بعض ریاستوں میں اُردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ ملک کی متعدد اہم ریاستوں میں اُردو اکیڈمیاں قائم ہیں۔ کیا ان کے پس منظر میں صرف وہی لوگ ہیں جو اُردو زبان پر قدرت رکھتے ہیں؟ ایسا نہیں ہے! ہندستان ایک سیکولر جمہوریہ ہے۔ قومی یک جہتی اور کثرت میں وحدت یہاں کی خصوصیات ہیں۔ اپنی زبان سے محبت کے ساتھ دوسری زبانوں کا تحفظ' یہاں کا مزاج ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اُردو زبان یا اُردو یونیورسٹی کی ترقی میں وہ لوگ بھی ممد و معاون ثابت ہوں گے جن کی یہ مادری زبان نہیں ہے۔ شرط صرف اخلاص اور جذباتی وابستگی کی ہے۔ اس زبان کی شیرینی نے بے شمار لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہے۔ اُردو والوں کے ساتھ وہ لوگ بھی اس کی ترقی کے ضامن ہیں۔

پروفیسر اے ایم پٹھان اُن خوش نصیبوں میں ہیں جنہیں اپنے ہی وطن بلکہ اپنے ہی شہر میں غیر معمولی عزت اور اپنے ہی تعلیمی ادارے میں ترقی کا معراج حاصل ہوا۔ اُنہوں نے دھارواڑ کے بیسل مشن ہائی اسکول سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد کرناٹک سائنس کالج دھارواڑ سے پری یونیورسٹی اور بی ایس سی کی اسناد حاصل کیں۔ اُس کے بعد کرناٹک یونیورسٹی

Scanned with CamScanner

سے Geology میں ایم ایس سی کیا۔ گریجویشن اور پوسٹ گریجویشن دونوں سطح پر اُنہیں فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن حاصل ہوئی جس کے لیے دونوں مرتبہ اُنہیں ڈاکٹر ڈی سی پاوٹے ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ 1975ء میں بنگلور یونیورسٹی سے اُنہوں نے 'Ore-geology' میں ڈاکٹریٹ کی۔ یعنی پروفیسر پٹھان کرناٹک اور بنگلور یونیورسٹیوں کے طالب علم رہے اور آگے چل کر ان دونوں یونیورسٹیوں کے شیخ الجامعہ جیسے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ یہ اعزاز بہت کم لوگوں کو حاصل ہوتا ہے۔ ایک محقق کی حیثیت سے بھی اُنہیں اپنے مضمون میں امتیازی مقام حاصل رہا ہے۔ اُنہیں بنگلور یونیورسٹی سے ''بیسٹ ریسرچ پیپر ایوارڈ'' مل چکا ہے جبکہ اُن کے تحقیقی مقالے اور مضامین متعدد قومی اور بین اقوامی معیاری جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ وزارت HRD' UGC' AICTE' USEFI اور دیگر کئی تعلیمی اداروں اور محکموں سے مختلف حیثیتوں سے اُن کی وابستگی رہی ہے۔ اُنہوں نے کینڈا اور امریکا کے علاوہ یوروپ کے تقریباً تمام ممالک کا دورہ کیا ہے۔ پروفیسر پٹھان ایک کم سخن انسان ہیں۔ وہ گفتار کی بجائے کردار کے غازی ہیں۔ اور ''جہادِ زندگانی میں یقیں محکم اور عمل پیہم اُن کی شمشیریں'' ہیں۔

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی میں آپ کی ترجیحات کیا ہوں گی اور آپ کن امور کو اولیت دیں گے؟ پروفیسر پٹھان نے اس سوال کا جواب انتہائی بے ساختہ دیا۔ جیسے کہ پہلے سے اُن کا ذہن بنا ہوا ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ ''میری اولین ترجیح حکومت سے پوزیشنس (پوسٹس) حاصل کرنا اور ان پر تقرری کرنا ہوگی۔ خاص طور پر تدریسی عملے کی تقرری پر میں بھرپور توجہ دوں گا۔ تدریسی عملے کے بغیر نہ تو شعبوں کا قیام عمل میں آسکتا ہے اور نہ ہی کورسز کی تیاری میں ٹھوس پیش رفت کی جاسکتی ہے۔ اس لیے سب سے پہلے اساتذہ کی تقرری کی کوشش کروں گا تاکہ شعبے قائم ہوسکیں اور فاصلاتی تعلیم کے ساتھ کیمپس کی تعلیم بھی شروع کی جاسکے۔ میں یونیورسٹی میں پی جی کورسز کو بھی ضروری سمجھتا ہوں اور اس سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر اسی تعلیمی سال سے فاصلاتی طریقہ تعلیم سے ایم اے اُردو کا کورس شروع کیا جائے گا۔ اسی کے ساتھ میں کیمپس ڈیولپمنٹ پر بھی توجہ مرکوز کروں گا۔ حکومت نے لائبریری اور نظامت فاصلاتی تعلیم کی عمارتوں کے ساتھ ایک لکچر ہال کمپلکس کی منظوری دے رکھی ہے۔ وائس چانسلر رجسٹرار اور فینانس آفیسر کے ساتھ بعض اسٹاف کوارٹرس کی بھی منظوری حاصل ہے۔ ان سبھی تعمیراتی کاموں کو تیزی سے شروع کرانا بھی میری ترجیحات میں شامل ہیں۔ کیمپس کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اندرون کیمپس افسران اور دیگر ملازمین کے لیے رہائشی بندوبست ہو۔ جب لوگ رہتے ہیں تو چہل پہل رہتی ہے۔ مختلف ضروریات کا سامنا ہوتا ہے اور ضروریات کی تکمیل کے بہانے ترقی ہوتی رہتی ہے۔''

بیرون ممالک اسٹڈی سنٹروں کے قیام کے تعلق سے ایک سوال کے جواب میں پروفیسر پٹھان نے کہا کہ ملک کی دوسری یونیورسٹیوں نے بیرون ممالک میں اپنے مراکز قائم کیے ہیں۔ ایسی یونیورسٹیوں سے بات چیت کر کے بیرون ممالک میں اُردو یونیورسٹی کے مراکز قائم کرنے کی راہیں ہموار کی جائیں گی۔ یونیورسٹی کے ڈپلومہ ان ایجوکیشن کورس کے تعلق سے اُنہوں نے کہا کہ ضرورت اور مانگ کی مناسبت سے 75 نشستیں بہت کم ہیں۔ میں NCTE کے چیئرمین سے بات کر کے نہ صرف ڈی ایڈ کی نشستوں میں اضافہ بلکہ بی ایڈ کورس متعارف کرانے کی بھی کوشش کروں گا اور اس راہ میں جو بھی تکنیکی رکاوٹیں ہوں گی وہ دور کی جائیں گی۔ اس وقت ملک بھر کے اُردو میڈیم طلبہ خاص طور پر طالبات کو اس طرح کے کورسز کی بہت ضرورت ہے۔ اس سوال پر کہ اُردو یونیورسٹی سے اور کیا کورسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا کہ فوری طور پر اس کا جواب ممکن نہیں ہے۔ ہمیں دیکھنا ہوگا کہ یہاں پایپ لائن میں کون کون سے کورسز ہیں۔ یہاں کی اکیڈمک یا ایگزیکیٹو کونسل نے کن کورسوں کو منظوری دی ہے البتہ ہماری کوشش ہوگی کہ روزگار رُخی کورسز کو ترجیح دوں۔ ایسے کورسز جن کا کامرس' بینکنگ' مینجمنٹ اور روزگار کے دیگر میدانوں سے مضبوط رشتہ ہو۔ میرا یقین ہے کہ اُردو میڈیم سے بلکہ مادری زبان کے ذریعے سے پیشہ ورانہ اور فنکارانہ کورسز زیادہ بہتر طور پر سمجھے اور سمجھائے جاسکتے ہیں۔ پروفیسر عبدالجلیل خاں پٹھان نے یہ بھی کہا کہ اُردو یونیورسٹی میں مختلف باڈیز کی تشکیل بھی میری ترجیحات میں شامل ہوں گی۔ یونیورسٹیوں میں جو کمیٹیاں ہوتی ہیں اُن میں سے اکثر یا تو یہاں نہیں ہیں یا نامکمل ہیں۔ میری کوشش ہوگی کہ جلد از جلد مختلف کمیٹیوں کی تشکیل کر دوں تاکہ اُن سے صلاح و مشورہ کیا جاسکے اور کسی بھی فیصلے میں اُن کی مرضی اور رہنمائی شامل حال رہے۔

اُن سے جب یہ سوال کیا گیا کہ ریاستی یونیورسٹیوں سے آپ کی طویل وابستگی رہی ہے جبکہ اُردو یونیورسٹی نہ صرف ایک سنٹرل یونیورسٹی ہے بلکہ اسے قومی یونیورسٹی کی بھی حیثیت حاصل ہے' اس بدلے ہوئے ماحول میں آپ کیسے ایڈجسٹ کریں گے؟ پروفیسر پٹھان نے مسکراتے ہوئے انیس کا مصرعہ پڑھا کہ ''عمر گزری ہے اسی دشت کی سیاحی میں'' اور یوں گویا ہوئے ''دیکھیے! اگر ہم یونیورسٹیوں کو ریاستی اور مرکزی یونیورسٹیوں کے زمرے میں تقسیم کریں تو ان میں کوئی بڑا فرق نہیں ہے۔ ان میں بنیادی طور پر صرف فنڈنگ ایجنسی کا فرق ہوتا ہے۔ ریاستی یونیورسٹیوں کو متعلقہ صوبے کی حکومت مالیہ فراہم کرتی ہے جبکہ مرکزی یونیورسٹیوں کو حکومت ہند کی وزارت فروغ انسانی وسائل سے فنڈ حاصل ہوتا ہے۔ بقیہ تمام معاملات تقریباً یکساں ہوتے ہیں۔ اساتذہ' ایڈمنسٹریٹیو سیٹ اپ' کورسز' تعلیمی طریقہ کار اور دیگر سرگرمیاں کافی ملتی جلتی ہوتی ہیں اس لیے یقین ہے کہ مجھے یہاں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ ایک نئی یونیورسٹی ہے' اپنی نوعیت کی منفرد یونیورسٹی ہے' کام کرنے کے مواقع بہت ہیں' امکانات وسیع ہیں۔ مجھے یہاں زیادہ بہتر نتائج کی اُمید ہے۔'' پروفیسر پٹھان نے اُردو یونیورسٹی کیمپس کے

قریب ہی واقع حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے قریب ہی ملک کی ایک مایہ ناز یونیورسٹی موجود ہے۔ ہم اس سے بھی وقتاً فوقتاً مشورہ اور استفادہ کرتے رہیں گے۔ محترم وائس چانسلر نے یونیورسٹیوں کی زمرہ بندی کے سوال کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا کہ آج یونیورسٹیوں کی زمرہ بندی دراصل روایتی طرزِ تعلیم اور فاصلاتی نظام تعلیم کے تناظر میں کی جارہی ہے۔ فاصلاتی طریقہ تعلیم پوری دنیا میں بہت تیزی سے مقبول ہو رہا ہے اور اس میدان میں نئی ٹکنالوجی سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ہزاروں کیلومیٹر دور بیٹھے ہوئے طلبہ کو دانش گاہوں سے مربوط کر دیا گیا ہے' طلبہ کے اپنے کمروں کو کلاس روم میں تبدیل کیا جارہا ہے' تدریسی مواد گھروں پر فراہم کیا جارہا ہے اور طلبہ کو روز روز کی حاضری سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ اُردو یونیورسٹی کو روز اول سے روایتی اور فاصلاتی دونوں طریقہ تعلیم اختیار کرنے کا مجاز قرار دیا گیا ہے۔ پورے ملک میں پھیلی ہوئی اُردو آبادی کو یونیورسٹی کی برکتوں سے فیض یاب کرنے کے لیے فاصلاتی طریقہ تعلیم ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس سلسلے میں اُردو یونیورسٹی نے کئی پیش قدمی کی ہے اور آئندہ بھی اس طریقہ تعلیم کو فروغ دینے کی سمت کارروائی کی جاتی رہے گی۔ اس ضمن میں فاصلاتی تعلیم کے نمائندہ ادارے اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی نے دست تعاون دراز کر رکھا ہے' ہم آئندہ بھی اُن سے رہنمائی حاصل کرتے رہیں گے۔

اُردو یونیورسٹی میں آپ نمایاں تبدیلی کیا دیکھنا چاہتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں معزز وائس چانسلر نے کہا کہ میں تو ابھی آیا ہی ہوں۔ صورتحال کو سمجھ لوں تب کسی تبدیلی کے بارے میں رائے قائم کرسکوں گا۔ اس بارے میں ابھی کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا تاہم اتنا ضرور ہے کہ میں یونیورسٹی میں ڈسپلن کا ماحول اور اتحاد و باہمی تعاون کا جذبہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ ملازمین کا معاملہ ہو یا اسٹوڈنٹس کا۔ اندرون یونیورسٹی کا کوئی سوال ہو یا یونیورسٹی سے باہر کا۔ میں ہر جگہ ڈسپلن دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے ملازمین سے پہلی ہی ملاقات میں کہا ہے کہ ڈسپلن قائم رکھیے اور ہر کام کو چیلنج کی طرح قبول کیجیے۔ کوئی کام اگر چیلنج کے طور پر کیا جائے تو اُس میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

ملک کے مختلف حصوں میں اُردو یونیورسٹی کے ہزاروں طلبہ ہیں۔ وہ سب کے سب اپنے مستقل وائس چانسلر کے منتظر تھے۔ آپ کی آمد کی خبر سے یقیناً اُن کی نگاہیں آپ کی جانب لگی ہوں گی۔ آپ یونیورسٹی کے ان طلبہ کے لیے کیا پیغام دینا چاہیں گے؟ پروفیسر پٹھان طلبہ کا ذکر سنتے ہی پھڑک اُٹھے۔ ایسا لگا جیسے کہ اُن کے اندر کا مدرس بیدار ہوگیا ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ کسی تعلیمی ادارے میں طلبہ ہی تو سب سے اہم ہوتے ہیں۔ ان اداروں کا قیام طلبہ ہی کے لیے عمل میں آتا ہے اور انہیں سے اداروں کی شناخت ہوتی ہے۔ ہم سب طلبہ کی ضرورتوں کی تکمیل کے لیے ہیں۔ اُردو میڈیم اور فاصلاتی طریقہ تعلیم کی وجہ سے ہمارے طلبہ اپنا مخصوص پس منظر رکھتے ہیں۔ زندگی میں کامیابی کا دارومدار جہد مسلسل اور عمل پیہم پر ہوتا ہے۔ کوئی بڑی کامیابی یا ترقی آسانی سے حاصل نہیں ہوتی ہے۔ لیکن عزم مصمم اور متواتر جدوجہد بڑی سے بڑی ترقی اور کامیابی کے لیے راہیں ہموار کردیتی ہیں۔ طلبہ کے لیے میرا پیغام ہے کہ وہ انجام کی پرواہ کیے بغیر پوری تندہی اور خلوص دل سے لگے رہیں۔ ان کی محنت ایک نہ ایک دن ضرور رنگ لائے گی!!

☆☆☆

یونیورسٹی میں ایم اے اُردو کورس

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے فاصلاتی طریقہ تعلیم کے ذریعے پی جی سطح پر سب سے پہلے ایم اے اُردو کورس شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے' جس کے لیے ڈاکٹر مصطفیٰ کمال اور ڈاکٹر محمد ظفرالدین کو کورس کوآرڈینیٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کورس کا نصاب یونیورسٹی نے ورکشاپ کے ذریعہ کافی پہلے تیار کروالیا تھا۔ اُس موقع پر تشکیل شدہ کمیٹی کے اراکین میں پروفیسر سیدہ جعفر' پروفیسر مغنی تبسم' پروفیسر اشرف رفیع' پروفیسر لئیق صلاح' پروفیسر غیاث متین' ڈاکٹر بیگ احساس' ڈاکٹر مجید بیدار' پروفیسر انورالدین' پروفیسر سلیمان اطہر جاوید' ڈاکٹر عقیل ہاشمی اور رجسٹرار شامل تھے۔ نصاب پر نظر ثانی کے لیے انہیں اراکین سے ربط پیدا کیا گیا اور 5 اور 18 مارچ 2004ء کو اُن کی میٹنگ ہوئی جس میں نصاب کو حتمی شکل دے دی گئی ہے۔ دونوں میٹنگ کی صدارت پروفیسر ایس اے وہاب' رجسٹرار انچارج نے کی۔ نصابی مواد کی تیاری کی طرف پیش قدمی جاری ہے۔ توقع ہے کہ جلد ہی اس کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا جائے گا۔

AIU کی مستقل رکنیت

21 نومبر 2003ء کو سری وینکٹیشورا یونیورسٹی' ترو پتی میں منعقدہ اسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز کی 78 ویں سالانہ جنرل میٹنگ کے دوران مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کو سال 03-2002 سے مستقل رکنیت دینا منظور کیا گیا۔ میٹنگ کا افتتاح صدرِ جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے کیا۔ انچارج وائس چانسلر پروفیسر ایس اے وہاب نے اس میٹنگ میں شرکت کی۔ قبل ازیں اسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز نے یونیورسٹی کو مستقل رکنیت دینے کے سلسلے میں دورکنی وزیٹنگ کمیٹی تشکیل دی تھی جس کے چیئرمین ڈاکٹر وی کے پاٹل' وائس چانسلر اندرا گاندھی ایگریکلچرل یونیورسٹی رائے پور نے یکم مئی 2003ء کو اور کمیٹی کے رُکن پروفیسر جلیس خاں ترین وائس چانسلر کشمیر یونیورسٹی نے 17 مئی 2003ء کو یونیورسٹی کا دورہ کیا۔

اُردو یونیورسٹی کا ویب سائٹ

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے 25 اپریل 2003ء سے www.manuu.ac.in کے نام سے اپنا ویب سائٹ شروع کردیا ہے۔ ویب سائٹ میں یونیورسٹی کی تشکیل سے متعلق تفصیلات' یونیورسٹی ایکٹ' اس کے مختلف شعبوں اور کورسوں کے بارے میں مکمل معلومات دستیاب ہیں۔ ویب سائٹ سے یونیورسٹی کے کورسز اور اُن میں داخلے سے متعلق معلومات اور فارم بھی حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

استاف کی علمی سرگرمیاں

سمینار / سمپوزیم

● پروفیسر ایس اے وہاب نے انچارج وائس چانسلر کی حیثیت سے قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان کے زیر اہتمام نئی دہلی میں 23-21 مارچ 2003ء کو "اکیسویں صدی میں فروغ اُردو کا ایجنڈا" کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ سمینار کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کیا اور اُردو ذریعہ تعلیم سے متعلق ایک اجلاس کی مجلس صدارت میں شامل تھے۔ ● ڈاکٹر سید مصطفی کمال ' کوآرڈینیٹر ٹرانسلیشن ڈویژن نے دہلی اُردو اکیڈمی کے زیر اہتمام "اُردو طنز و مزاح کی روایت" کے عنوان پر 14-13-12 مارچ 2004ء کو دہلی میں کل ہند سہ روزہ سمینار میں "طنز و مزاح کے فروغ میں حیدرآباد کا حصہ" کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ ● ڈاکٹر سید مصطفی کمال نے قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان دہلی کی جانب سے حیدرآباد میں "جنوبی ہند میں اُردو کا موقف اور ترقی" کے زیر عنوان کل ہند قومی سمینار منعقدہ 23-22 مارچ 2004ء میں "حیدرآباد میں اُردو کا قانونی موقف" پر مقالہ پیش کیا۔ ● ڈاکٹر عباس خاں ڈپٹی لائبریرین نے 13-11 فروری 2004ء کو جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی میں INFLIBNET کے زیر اہتمام منعقدہ CALIBER کانفرنس میں شرکت کی جس کا موضوع "Road map to new generation of libraries unsing emerging technologies" تھا۔ ● ڈاکٹر عباس خاں نے شعبہ لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس عثمانیہ یونیورسٹی اور انڈین لائبریری اسوی ایشن نئی دہلی کے زیر اہتمام منعقدہ عثمانیہ یونیورسٹی میں 23-22 مارچ 2004ء کو "Library Consortia" کے موضوع پر منعقدہ کانفرنس میں شرکت کی۔ ● ڈاکٹر محمد ظفر الدین پی آر او انچارج نے شعبہ اُردو حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی کے زیر اہتمام "اُردو صحافت: ماضی اور حال" کے موضوع پر 15 مارچ 2004ء کو منعقدہ سمینار میں "اُردو اخبارات، مالکان' صحافی اور قاری کے تقاضے" کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ ● جناب علی رضا موسوی ' اسسٹنٹ ڈائرکٹر نظامت فاصلاتی تعلیم نے 17-16 مارچ 2004 کو شعبہ جغرافیہ' جامعہ عثمانیہ میں منعقدہ ایک سمینار میں "Participatory Approach to Environmental Conservation: A Political Economy Perspective" کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ ● ڈاکٹر مسرت جہاں ٹرانسلیٹر ' ٹرانسلیشن ڈویژن نے 23 اگست 2003ء کو شعبہ اُردو حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقدہ انیس سمینار میں "مراثی انیس میں جنگ کے عناصر" کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔

کتابیں / مقالے

- پروفیسر ایس اے وہاب کے سائنسی مضامین کا مجموعہ "سوالوں میں رنگ بھرے" اپریل 2003ء میں مکتبہ جامعہ لمیٹیڈ نئی دہلی سے شائع ہوا۔
- ڈاکٹر محمد ظفر الدین نے ماہنامہ کتاب نما نئی دہلی کے نومبر 2003ء کے شمارے میں "فاصلاتی نظام تعلیم: ایک اشاریہ" کے موضوع پر ایک مفصل مہمان اداریہ قلم بند کیا۔

رکنیت

- پروفیسر ایس اے وہاب کو وائس چانسلر انچارج کی حیثیت سے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے جولائی 2003ء میں "کونسل آف سنٹرل یونیورسٹیز" کا رکن نامزد کیا۔
- پروفیسر ایس اے وہاب' ڈائرکٹر انچارج' نظامت فاصلاتی تعلیم مارچ 2004ء میں NCPUL نئی دہلی کی فاصلاتی تعلیم سے متعلق کمیٹی کے رُکن نامزد کیے گئے۔

خبریں

● پروفیسر ایس اے وہاب نے انچارج وائس چانسلر کی حیثیت سے 31 جنوری 2003ء کو سترہویں حیدرآباد کتاب میلے کی افتتاحی تقریب کی صدارت کی۔ عزت مآب گورنر آندھرا پردیش جناب سرجیت سنگھ برنالہ نے میلے کا افتتاح کیا جبکہ حیدرآباد کے میئر جناب تی کرشنا ریڈی تقریب کے مہمان اعزازی تھے۔ ● پروفیسر ایس اے وہاب نے انچارج وائس چانسلر کی حیثیت سے 20-18 جون 2003ء کو آندھرا پردیش پریس اکیڈمی کے زیر اہتمام منعقدہ اُردو صحافیوں کے سہ روزہ ورکشاپ کے افتتاحی اجلاس میں مہمان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔ ورکشاپ کا افتتاح آندھرا پردیش کے وزیر داخلہ جناب دیویندر گوڑ نے کیا۔ ● پروفیسر ایس اے وہاب نے انچارج وائس چانسلر کی حیثیت سے 25 جولائی 2003ء کو بنگلور میں منعقدہ اُردو ٹیچرس کانفرنس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ کانفرنس کا افتتاح کرناٹک کے وزیر اعلیٰ جناب ایس ایم کرشنا نے کیا۔ ● پروفیسر ایس اے وہاب نے انچارج وائس چانسلر کی حیثیت سے 7 اگست 2003ء کو صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی جانب سے طلب کردہ مرکزی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کی میٹنگ میں شرکت کی۔ میٹنگ میں مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل جناب مرلی منوہر جوشی اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے چیرمین ڈاکٹر ارون نگویکر بھی شریک تھے۔ ● پروفیسر ایس اے وہاب نے انچارج وائس چانسلر کی حیثیت سے 8 اکتوبر 2003ء کو حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی میں "Language technology tools : Implementation of Telugu" کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ سمینار کے افتتاحی اجلاس میں مہمان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی۔ وائس چانسلر حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی ڈاکٹر گوتا بہری نارا کانے تقریب کی صدارت کی۔ ● پروفیسر ایس اے وہاب نے وائس چانسلر انچارج کی حیثیت سے 23 دسمبر 2003ء کو حیدرآباد سنٹرل یونیورسٹی میں "اُردو زبان ٹکنالوجی: امکانات اور مسائل" کے موضوع پر منعقدہ قومی مذاکرے کے افتتاحی اجلاس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ ● پروفیسر ایس اے وہاب نے انچارج وائس چانسلر کی حیثیت سے وزارت فروغ انسانی وسائل' حکومت ہند کے ادارے سنٹرل انسٹی ٹیوٹ آف ہندی کے زیر اہتمام حیدرآباد میں 11 فروری 2004ء کو "ہندستانی زبان و ادب میں باہمی تعاون: موجودہ صورتحال اور امکانات" کے موضوع پر منعقدہ سہ روزہ سمینار کے افتتاحی اجلاس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔

ڈاکٹریٹ

● ٹرانسلیشن ڈویژن سے وابستہ محترمہ مسرت جہاں کو یونیورسٹی آف حیدرآباد نے فروری 2004ء میں اُردو میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کا مستحق قرار دیا ہے۔ محترمہ مسرت جہاں نے ڈاکٹر حبیب نثار کی نگرانی میں "قمر رئیس کی علمی و ادبی خدمات" کے موضوع پر مقالہ تحریر کیا ہے۔

شعبوں کی رپورٹ' تقاریب اور سرگرمیاں

ڈپلومہ ان ایجوکیشن سکشن

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی میں دسمبر 2001ء سے ڈپلومہ ان ایجوکیشن کا آغاز ہوا۔ تیسرا بیچ زیر تعلیم ہے اور چوتھے بیچ کے لیے جولائی میں انٹرنس ٹسٹ متوقع ہے۔ یونیورسٹی میں بی ایڈ شروع کرنے کی بھی کوشش ہو رہی ہے۔ ڈی ایڈ کورس NCTE اور UGC سے منظور شدہ ہے۔ اس کورس کی مقبولیت اور روزگار سے مربوط ہونے کی وجہ سے 75 نشستوں کے لیے 1300 سے زائد اُمیدواروں نے انٹرنس ٹسٹ کے لیے درخواستیں داخل کیں۔ منتخبہ اُمیدواروں میں تلنگانہ' رائلسیما اور آندھرا کے اُمیدواروں کے علاوہ مہاراشٹرا' ٹمل ناڈو اور دہلی کے اُمیدوار شامل ہیں۔

شعبے کے اساتذہ متعلقہ شعبہ کے علاوہ دوسری تہذیبی و ثقافتی سرگرمیوں میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔ تمام اساتذہ ممکنہ حد تک ان زیر تربیت اساتذہ میں تدریسی استعداد و مہارت پیدا کرتے ہیں۔ دوسری ثقافتی و تہذیبی سرگرمیوں میں 9 جنوری "یوم تاسیس مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی" 26 جنوری "یوم جمہوریہ" 7 اپریل "یوم صحت" 15 اگست "یوم آزادی" 5 ستمبر "یوم اساتذہ" 11 نومبر "یوم مولانا آزاد" 19 نومبر "یوم قومی یکجہتی" اور 10 دسمبر "یوم حقوق انسانی" کے پروگراموں میں طلبا شریک رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے اہم دن بھی منائے جاتے ہیں۔ ان موقعوں پر طلبا کے لیے تحریری' تقریری اور تہذیبی مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں۔ ڈی ایڈ شعبہ کے اساتذہ کے علاوہ ڈاکٹر سید مصطفی کمال' کوآرڈینیٹر ٹرانسلیشن ڈویژن و ڈاکٹر محمد ظفر الدین' انچارج پی۔ آر۔ او بھی بحیثیت ججس شریک رہے۔ بہتر مظاہرہ کرنے والے اُمیدواروں کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اس سال سالانہ جلسہ 12 مارچ 2004ء کو انچارج وائس چانسلر پروفیسر سید عبدالوہاب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں پروفیسر راما مورتی سابق ڈین و صدر شعبہ ایجوکیشن عثمانیہ یونیورسٹی نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی اور طلبا میں انعامات کی

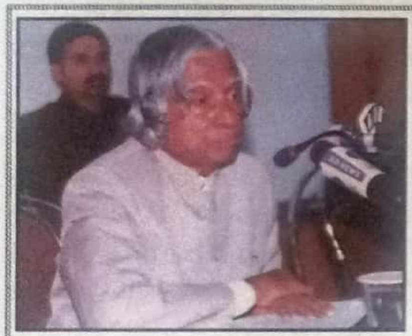

صدر جمہوریہ ہند کا دورہ

صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے 15 مارچ 2003ء کو مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا دورہ کیا۔ اُن کے ہمراہ آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ مسٹر این چندرا بابو نائیڈو اور ریاستی وزیر کمرشیل ٹیکس مسٹر کے وجئے راما راؤ بھی تھے۔ معزز مہمانان نے یونیورسٹی کے مختلف شعبوں بطور خاص نظامت فاصلاتی تعلیم' ٹرانسلیشن ڈویژن اور لائبریری کا معائنہ کیا اور وہاں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ بعد ازاں اُنہوں نے کانفرنس ہال میں طلبہ اور اسٹاف سے خطاب کیا۔ صدر جمہوریہ نے بعد میں اسٹاف اور طلبہ کے ساتھ بات چیت کی اور سوالات کے بڑے دلچسپ پیرائے میں معلومات افزا جوابات دیے۔ انچارج وائس چانسلر پروفیسر ایس اے وہاب نے تقریب کی صدرات کی۔

صدر جمہوریہ ہند نے یونیورسٹی کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اُردو کو سائنس و انفارمیشن ٹکنالوجی سے ہم آہنگ کرنے کے لئے موثر اقدامات کئے جانے چاہئیں۔ سائنس آرٹس اور کامرس کی تعلیم کا انتظام ہونے پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مستقبل چونکہ انفارمیشن ٹکنالوجی سے مربوط ہے اس لئے یونیورسٹی کو ایسے کورس تیار کرنا چاہیے جس سے ایک طرف تعلیم عام ہو اور دوسری طرف شعور کی بیداری کے تمام مواقع دستیاب ہوں۔ طلبہ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ حصول تعلیم میں پہلے مصمم ارادہ کرتے ہوئے مستقبل کی منصوبہ بندی کریں اور مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سخت محنت و جد وجہد کریں' جس کے بعد ہی کامیابی حاصل ہوگی۔ صدر جمہوریہ نے اُردو کو فروغ دینے اور تعلیمی پسماندگی کو دور کرنے کے مقصد سے اُردو یونیورسٹی کے طلبہ کو ہفتہ اور اتوار کو اپنے پڑوسی علاقوں میں پہنچ کر تعلیم سے محروم عوام کو پڑھانے کا مشورہ دیا۔ وزیر اعلیٰ مسٹر این چندرا بابو نائیڈو نے اپنی تقریر میں کہا کہ جب مرکزی حکومت نے ملک میں اُردو کی قومی یونیورسٹی قائم کرنے کا اعلان کیا تھا تو وہ سب سے پہلے آگے بڑھ کر حیدرآباد میں اُردو یونیورسٹی قائم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے اس کے لئے درکار اراضی وغیرہ فراہم کرنے کی پیشکش کی تھی جس کو حکومت ہند نے قبول کیا۔ انہوں نے کہا کہ اُردو یونیورسٹی نے پانچ سال کے وقفہ میں کافی ترقی کی ہے۔ آج یہ خوبصورت عمارت اور اس کی سرگرمیوں سے متعلق جانکاری حاصل کرکے بڑی مسرت ہو رہی ہے۔ انچارج وائس چانسلر پروفیسر ایس اے وہاب نے اپنی خیر مقدمی تقریر میں یونیورسٹی کی پانچ سالہ کارکردگی پر روشنی ڈالی اور صدر جمہوریہ سے جو اس یونیورسٹی کے وزیٹر بھی ہیں وائس چانسلر کے تقرر کے لئے پہل کرنے کی بھی خواہش کی۔ انہوں نے کہا کہ مختصر عرصہ میں اُردو یونیورسٹی کافی ترقی کر چکی ہے۔ اس موقع پر انچارج رجسٹرار مسٹر بی نارائنا نے معزز مہمانان اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

تقسیم عمل لائی۔ 15 مارچ 2004ء کو ڈی ایڈ سال اول اور سال دوم کے طلبا تعلیمی تفریح پروگرام پر گئے۔ DSC آندھرا پردیش (اساتذہ کے تقرر کے لیے ٹسٹ) منعقدہ اپریل 2004ء میں اردو یونیورسٹی کے 140 ڈی ایڈ طلبا نے شرکت کی۔ 5 طلبا کا دوران ٹریننگ ہی اکیڈمک ودیا والنٹیر کی حیثیت سے تقرر ہو چکا تھا۔ اب ان طلبا سے بھی بہتر توقعات ہیں۔ قوی امید ہے کہ اردو یونیورسٹی کے زیادہ سے زیادہ طلبا اس ملازمت کی دوڑ میں سبقت لے جائیں گے۔ ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ انچارج ڈی ایڈ سیکشن کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہی ہیں۔

30 ستمبر 2003ء کو ڈی ایڈ سیکشن کے پرنسپل جناب مسعود بن سالم کا انتقال ہو گیا۔ وہ یونیورسٹی میں ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن کے بانیوں میں سے تھے۔ انھوں نے ڈی ایڈ کے آغاز کے لیے حکومت آندھرا پردیش اور این سی ٹی ای سے مساعی کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ ڈاکٹر سالم کے انتقال پر انچارج وائس چانسلر پروفیسر ایس اے وہاب کی صدارت میں ڈی ایڈ سیکشن میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسے میں ایک تعزیتی قرارداد بھی منظور کی گئی جس میں کہا گیا کہ یونیورسٹی میں انھیں بانی پرنسپل کی حیثیت سے ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔ تعزیتی جلسے میں ڈاکٹر مصطفیٰ کمال، ڈاکٹر ظفر الدین، ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ، جناب ملک ساغر حسین اور ایک طالب علم اکرام الباقی نے بھی اظہار خیال کیا۔

نظامت فاصلاتی تعلیم

دو سالہ ڈپلومہ ان ایجوکیشن کے سوا یونیورسٹی کے تمام کورسز فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت دستیاب ہیں جن کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری نظامت فاصلاتی تعلیم کے سپرد ہے۔ نظامت فاصلاتی تعلیم یونیورسٹی کے دوسرے شعبوں، ریجنل اور اسٹڈی سنٹروں کے تعاون سے کورسز کے تقاضوں اور طلبہ کی ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔ تعلیمی سال 04-2003ء میں فاصلاتی تعلیم کے مختلف کورسوں میں 7207 طلبہ نے داخلے حاصل کیے تھے جن میں 6436 طلبہ نے ڈگری پروگراموں کے فاؤنڈیشن کورس میں اندراج کرایا تھا۔ بقیہ طلبہ سرٹیفکیٹ پروگراموں سے متعلق تھے۔ 6436 طلبہ میں سے 2850 (44.3%) طلبہ نے اہلیتی ٹسٹ کے ذریعے اور 3586 (55.7%) طلبہ نے راست یعنی انٹرمیڈیٹ یا اس کے مساوی کسی کورس کی بنیاد پر داخلے حاصل کیے تھے۔ ان تمام میں 53.2% مرد اور 46.8% خواتین کی تعداد ہے۔ ڈائرکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن نے سال 04-2003 میں 14 نئے اسٹڈی سنٹرس قائم کیے جن میں سے ایک مالیر کوٹلہ پنجاب بھی شامل ہے۔ اب تک اس ریاست میں یونیورسٹی کا کوئی اسٹڈی سنٹر قائم نہیں ہو سکا تھا۔ یونیورسٹی نے بعض مراکز کو بند یا منتقل بھی کیا ہے۔ فی الوقت اسٹڈی سنٹروں کی مجموعی تعداد 84 ہے جو 15 ریاستوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ سال 05-2004 کے لیے داخلہ نوٹیفکیشن شائع ہو چکا ہے جس میں ایک نیا ڈپلومہ کورس ٹیچ انگلش شامل کیا گیا ہے۔ (داخلے کی معلومات اور ٹیچ انگلش کی تفصیل الگ صفحوں پر فراہم کی گئی ہے)۔ نظامت فاصلاتی تعلیم کے ڈائرکٹر انچارج پروفیسر ایس اے وہاب، اسسٹنٹ ڈائرکٹرس ڈاکٹر پی فضل رحمٰن اور جناب علی رضا موسوی اور اسسٹنٹ رجسٹرار جناب مہیش کمار ودیا گی ہیں۔

ٹرانسلیشن ڈویژن

اردو یونیورسٹی کے ٹرانسلیشن ڈویژن میں انڈر گریجویٹ جماعتوں، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسوں کے لیے نیا مواد تیار کرنے کے علاوہ دوسری جامعات سے مستعار نصابی کتابوں کے ترجمے ایڈیٹنگ اور نظر ثانی کا کام تیزی کے ساتھ انجام پایا ہے اور اب تک اس نوعیت کی 165 کتابیں تصنیف و تالیف کے مختلف مراحل سے گزرنے کے بعد شائع کی جا چکی ہیں۔ جس میں سب سے اہم اور تاریخ ساز کام بی۔ کام کی نصابی کتابوں کا ترجمہ ہے۔ اردو میں پہلی بار بی۔ کام کی جملہ 54 کتابوں کا اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی سے مستعار انگریزی کتابوں سے ترجمہ کیا گیا۔ دو سال کے قلیل عرصہ میں مستقل فیکلٹی کے بغیر مختلف جامعات اور کالجوں کے سینئر اساتذہ کے تعاون سے کامرس کی کتابوں کو اردو میں منتقل کر کے شائع کیا گیا۔ ان کتابوں کی اشاعت کا ایک اہم وصف یہ ہے کہ اردو یونیورسٹی نے آج کے حالات میں نصابی کتابوں کے ترجمہ کے لیے جو انداز اختیار کرنا چاہیے، اس سلسلہ میں ایک اہم پیش رفت کی ہے۔ زبان اور بیان اور اصطلاحات کے تعلق سے جو رویہ اپنایا گیا ہے اس سے یونیورسٹی میں آئندہ اس نوعیت کے کورسوں کے ترجموں کے سلسلہ میں سمت و رفتار کے تعین میں مدد ملے گی۔ ٹرانسلیشن ڈویژن نے اس سے قبل سرٹیفکیٹ کورس ''فنکشنل انگلش'' کے لیے چار کتابیں اور ایک آڈیو کیسٹ تیار کی تھیں۔ اب ایک نئے منفرد ڈپلوما کورس ''ٹیچ انگلش'' (Teach English) کے لیے انگریزی کے ماہرین کی مدد سے پانچ کتابیں اور دو آڈیو کیسٹس تیار کیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے ایڈیٹر پروفیسر جی وی راج ہیں جو یونیورسٹی سے اکیڈمک کنسلٹنٹ کی حیثیت سے وابستہ ہیں۔ کتابوں کے ایڈیٹرس پروفیسر این کرشنا سوامی ریٹائرڈ CIEFL اور پروفیسر تقی علی مرزا سابق صدر شعبہ انگریزی عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد ہیں۔

اردو یونیورسٹی اب تک دوسری جامعات کی نصابی کتابیں مستعار حاصل کرتی رہی ہے۔ اور ان کے ترجمے ایڈیٹنگ اور نظر ثانی کے بعد کتابیں شائع کی جا رہی تھیں لیکن اب اردو یونیورسٹی کی ضروریات اور معیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے مختلف کورسوں کا نصاب تیار ہوگا اور یونیورسٹی خود ماہر اساتذہ کے تعاون سے کتابیں تیار کرے گی۔ چنانچہ یونیورسٹی بنیادی کورس (ڈگری سال اول) کے لیے بھی چار مضامین کی کتابیں تیار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں پہل بھی کر دیا گیا ہے۔ مشاورتی کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں ''انگریزی'' مواد کی تیاری کے لیے مختلف اساتذہ کو یہ کام جلد سونپا جائے گا۔ کمپیوٹنگ کورس کے باقاعدہ آغاز پر ٹرانسلیشن ڈویژن نے کمپیوٹنگ کورس کے سارے مواد پر نظر ثانی کی اور Context، Technology، Application اور Microsoft Office کے موضوعات پر جملہ 16 بلاکس کے مواد کو کتابی شکل میں شائع کیا۔ اسی طرح پوسٹ گریجویشن سطح کی کتابوں کی تیاری کے پہلے مرحلے کے

طور پر فاصلاتی طرز پر ایم۔ اے اردو کی کتابوں کی تیاری کا کام شروع ہو چکا ہے۔ ٹرانسلیشن ڈویژن کے سربراہ ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال ہیں جو ابتدائی دنوں سے ہی اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

لائبریری

یونیورسٹی لائبریری تیزی سے ترقی کی جانب گامزن ہے۔ 31 مارچ 2004ء کے ریکارڈ کے مطابق لائبریری میں 10,129 کتابیں موجود ہیں جبکہ 51 جرائد، 16 رسائل اور 9 اخبارات کی خریداری کی جا رہی ہے۔ لائبریری نے اپنی خدمات کو کمپیوٹرائزڈ کر دیا ہے جو استفادہ کنندگان کے لیے دو طرح سے مفید ہے۔ اب لائبریری میں آنے والا کوئی بھی فرد Online Public Access Catalogue (OPAC) سے استفادہ کرتے ہوئے خود ہی کتابوں کی موجودگی اور دستیابی کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ کتابوں کی اجرائی اور ان کی واپسی (Circulation) بھی کمپیوٹر کی مدد سے کی جا رہی ہے۔ جلد ہی لائبریری کی کتابوں کی دستیابی کا علم یونیورسٹی ویب سائٹ سے بھی حاصل کیا جا سکے گا۔ اس سلسلے میں کارروائی جاری ہے۔ UGC-Infonet گرانٹ کے تحت لائبریری اور یونیورسٹی کے دیگر سیکشنس 128 Kb لیز لائن سہولت سے مربوط کر دیے گئے ہیں۔ اس سے تقریباً 775 انٹرنیشنل ای۔ جرنلس تک رسائی حاصل کرنا ممکن ہو گیا ہے۔ لائبریری نے سال گزشتہ کے 75 جرائد کی جلد بندی کرا دی ہے۔ اسی کے ساتھ اضافی ڈیجیٹل آڈیو ویڈیو سسٹم کے ذریعے آڈیو ویژول سیکشن کو مزید مستحکم کیا گیا ہے۔ لائبریری نے 28 اپریل 2003ء کو کاپی رائٹ ڈے کا انعقاد کیا جس کے تحت مولانا ابوالکلام آزاد اور تعلیمات پر کتابوں کی نمائش لگائی گئی۔

امتحانات، ایڈمنسٹریشن، فینانس

یونیورسٹی کے تمام کورسز کے امتحانات کے لیے ایک مکمل شعبہ کام کر رہا ہے جو امتحانات کے انعقاد سے لے کر پرچوں اور تفویضات کی تیاری اور ان کی جانچ، نتائج کے اعلان وغیرہ کی ذمہ داری انجام دیتا ہے۔ جناب اظہر حسین خاں اسسٹنٹ رجسٹرار (امتحانات) کے عہدے پر فائز ہیں۔ یونیورسٹی کے ایڈمنسٹریشن سیکشن سے یونیورسٹی کی تمام تر انتظامی ذمہ داریاں انجام دی جاتی ہیں۔ جناب ایس اے واجد اسسٹنٹ رجسٹرار (ایڈمنسٹریشن) کے عہدے پر فائز ہیں۔ وہ پرچیز و سیکورٹی آفیسر اور کیمپس ڈیولپمنٹ کی ذمہ داریاں بھی انجام دے رہے ہیں۔ یونیورسٹی کا فینانس سیکشن بھی پوری طرح سے کارکرد ہے جس کے ذمے مالیات کے تمام امور ہیں۔ مختلف ایجنسیوں، اسٹاف اور اسٹڈی سنٹرس کی ادائیگی کے علاوہ بجٹ اور سالانہ اکاؤنٹ کی تیاری بھی اسی شعبے کے ذمے ہے۔ جناب منور حسین اسسٹنٹ رجسٹرار (فینانس) کے عہدے پر فائز ہیں۔ ان تینوں شعبوں یعنی امتحانات، ایڈمنسٹریشن اور فینانس کے سربراہ پروفیسر ایس اے وہاب ہیں۔

ریجنل سنٹرس

دہلی، پٹنہ اور بنگلور میں واقع یونیورسٹی کے تینوں ریجنل سنٹرس کی کارکردگی میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے اور ان کے اپنے اپنے علاقوں میں گزشتہ تعلیمی سال کے دوران طلبہ کی تعداد میں قابل ذکر اضافہ ہوا ہے۔ بلاشبہ اس اضافے کے پیچھے یونیورسٹی کی مجموعی مقبولیت اور اس کی دن بدن بہتر ہوتی ہوئی ساکھ کا بھی عمل دخل ہے تاہم ریجنل سنٹرس نے بھی اس سلسلے میں نمایاں رول انجام دیے ہیں۔ سنٹرس سے وابستہ افسران نے اپنے خطوں میں یونیورسٹی کے تعلیمی پروگراموں کی تشہیر اور مختلف تعلیمی اداروں اور وہاں کے نمائندوں سے ربط بنانے کا کام بڑے پیمانے پر کیا ہے۔

پٹنہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں 04-2003ء کے دوران چار اسٹڈی سنٹرس بہار شریف، مدھوبنی، کشن گنج اور مظفر گڑھ میں قائم ہوئے جہاں مجموعی طور پر 700 طلبہ نے داخلے حاصل کیے۔ یہ تعداد سال گزشتہ کے مقابلے کافی بہتر ہے۔ یہاں کے افسران نے روہتاس، رانچی، ہزاری باغ، جہان آباد وغیرہ کا دورہ کیا جبکہ بہار، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال کے مختلف علاقوں سے خط و کتابت اور فون سے رابطہ بنائے ہوئے ہیں۔ توقع ہے کہ آنے والے دنوں میں بعض نئے علاقوں مثلاً گیا، سیوان، گوپال گنج، پورنیہ، کٹیہار، اڑیسہ اور پرولیا میں بھی کوششیں کی جائیں گی جن کے مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔ پٹنہ کے اسسٹنٹ ریجنل ڈائرکٹر ڈاکٹر محمد احسن رواں تعلیمی سال میں بھی زیادہ داخلوں کی امید کرتے ہیں۔ اسی طرح دہلی میں ریجنل ڈائرکٹر انچارج ڈاکٹر شاہد پرویز اور بنگلور میں ریجنل ڈائرکٹر ڈاکٹر قاضی ضیاء اللہ اور اسسٹنٹ ریجنل ڈائرکٹر ڈاکٹر شہید خاں سرگرم عمل ہیں۔

یونیورسٹی کا افتتاح و یوم آزاد تقریب

28 دسمبر 2002ء کو ملک کی مایہ ناز شخصیت سابق وزیر اعظم ہند اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اولین چانسلر عالیجناب اندر کمار گجرال نے رسمی طور پر اردو یونیورسٹی اور اس کی ایڈمنسٹریٹو بلڈنگ کا افتتاح کیا اور اسی موقع پر منعقدہ یوم آزاد تقریب سے خطاب کیا۔ جلسے میں اس وقت کے وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری، رجسٹرار انچارج جناب سلطان لطیف، ڈائرکٹر انچارج برائے ڈسٹنس ایجوکیشن پروفیسر سید عبدالوہاب اور کوآرڈینیٹر ٹرانسلیشن ڈویژن ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال کے علاوہ مہمان مقرر پروفیسر سید سراج الدین نے بھی اظہار خیال کیا۔

عالیجناب اندر کمار گجرال نے اردو یونیورسٹی کے قیام کو خوابوں کی تعبیر قرار دیتے ہوئے انسانیت کو زبان، مذہب اور علاقے کی بنیاد پر تقسیم کرنے کی سخت مذمت کی اور ملک میں مشترکہ

Scanned with CamScanner

قومی نظریے کو فروغ دیتے ہوئے سیکولرازم کو مستحکم کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہر زبان کی علٰحدہ پہچان ہے۔ سب کو ملک میں پنپنے کا برابر کا موقع فراہم کرنا چاہیے۔ جن زبانوں میں دوسری زبان سے کچھ حاصل کرنے کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے وہ صرف میوزیم کی زینت بن جاتی ہیں۔ انہوں نے بچوں کو مادری زبان میں بنیادی تعلیم دینے کی وکالت کرتے ہوئے کہا کہ اسکولس میں مختلف زبانوں کے ذریعے تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو ایک ہی نصاب کا درس دینا چاہیے۔ اس سے بچوں میں مشترکہ کلچر کو فروغ دینے کا جذبہ پروان چڑھے گا۔ مسٹر گجرال نے اُردو یونیورسٹی کو قومی سطح پر پروان چڑھانے پر وائس چانسلر پروفیسر شمیم جیراجپوری کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ اردو یونیورسٹی کا قیام ایک خواب تھا جس کو موجودہ وائس چانسلر نے پورا کر دکھایا ہے۔ اب ان کے بعد آنے والے وائس چانسلر پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ یونیورسٹی کو فروغ دینے میں اہم رول ادا کرے۔

وائس چانسلر پروفیسر جیراجپوری نے کہا کہ یہ پرشکوہ عمارت اور ملک بھر میں طلبہ اور اسٹڈی سنٹروں کی بڑی تعداد بہت مشکلوں سے ہو پائی ہے۔ ان مرحلوں سے گزرتے ہوئے اُنہیں دشواریاں بھی ہوئیں اور کبھی کبھی وہ دل برداشتہ بھی ہو جاتے تھے لیکن مادری زبان کی محبت اور قوت ہمیشہ اُنہیں توانائی بخشتی رہی اور وہ اردو کو فروغ دینے کے عزم کے ساتھ دوبارہ اپنے مقصد کو عملی جامہ پہنانے میں جٹ گئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یونیورسٹیاں پلک جھپکتے تیار نہیں ہو جاتیں۔ ملک کی کئی یونیورسٹیوں کو اپنی پہچان بنانے میں برسوں لگ گئے لیکن کوئی یونیورسٹی کبھی مکمل نہیں ہوتی ہے۔ یونیورسٹیاں تو بڑھتی رہتی ہیں۔ اپنے اندر تبدیلیاں لاتی رہتی ہیں اور زمانے کی ترقی کے مطابق کورسز اور انفراسٹرکچر کا اضافہ کرتی رہتی ہیں۔

اس موقع پر مسٹر اندر کمار گجرال نے اردو یونیورسٹی نیوز میگزین کے چھٹے شمارے کی رسم اجرا بھی انجام دی۔

پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کی مدت مکمل

8 جنوری 2003ء کو مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کے بانی وائس چانسلر پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کی پانچ سالہ مدت مکمل ہوگئی اور وہ اسی دن یونیورسٹی سے سبکدوش ہو گئے۔ وہ بنیادی طور پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ ثماثالوجی سے وابستہ تھے اور وہیں سے وہ اُردو یونیورسٹی کے پہلے وائس چانسلر کے عہدے پر آئے تھے۔ پانچ سال تک اُردو یونیورسٹی سے وابستہ رہنے کے بعد وہ اپنے پرانے عہدے پر واپس ہو گئے۔ اُن کے اعزاز میں یونیورسٹی اسٹاف نے ایک الوداعیہ تقریب کا اہتمام کیا اور اُن کی شان اور عقیدت میں اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

پروفیسر ایس اے وہاب انچارج وائس چانسلر مقرر

پروفیسر محمد شمیم جیراجپوری کی اُردو یونیورسٹی سے واپسی پر پروفیسر ایس اے وہاب کو یونیورسٹی کا انچارج وائس چانسلر بنایا گیا جنہوں نے دوسرے مستقل وائس چانسلر پروفیسر اے ایم پٹھان کے چارج لینے تک یہ ذمہ داری انجام دی۔ قائم مقام وائس چانسلر کی حیثیت سے اُن کی مدت کم و بیش سوا سال کے عرصے پر محیط ہے۔ اس دوران اُنہوں نے پروفیسر ڈسٹینس ایجوکیشن، ڈائرکٹر ڈسٹینس ایجوکیشن، رجسٹرار، فینانس آفیسر وغیرہ کی اضافی ذمہ داریاں بھی انجام دیں۔ اسی کے ساتھ وہ اپنے بنیادی عہدے کنٹرولر آف اگزامینیشنز پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ وائس چانسلر کی تقرری کے بعد پروفیسر وہاب قائم مقام وائس چانسلر کی ذمہ داری سے تو سبکدوش ہو گئے تاہم دیگر تمام ذمہ داریاں ہنوز اُنہیں پر ہیں۔

جناب بی نارائنا کی سبکدوشی

31 جولائی 2003ء کو فینانس آفیسر اور انچارج رجسٹرار جناب بی نارائنا اپنی مدت ملازمت مکمل کرنے کے بعد یونیورسٹی سے سبکدوش ہو گئے۔ اُنہوں نے 21 جنوری 1999ء کو یونیورسٹی کے پہلے فینانس آفیسر کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری سنبھالی تھی۔ اُنہوں نے کچھ دنوں تک یونیورسٹی کے انچارج رجسٹرار کی بھی ذمہ داری انجام دی۔ اُن کا تعلق آئی اے اینڈ اے ایس کیڈر سے ہے۔ اُردو یونیورسٹی کی ملازمت میں آنے سے قبل وہ پرنسپل اے جی آفس حیدرآباد میں سینیئر ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل کے عہدے پر فائز تھے۔

اسٹڈی سنٹرس کے کوآرڈینیٹرس کی سالانہ میٹنگ

20-21 اکتوبر 2003ء کو اسٹڈی سنٹرس کے کوآرڈینیٹرس کی سالانہ میٹنگ منعقد کی گئی جس میں گورنر آندھرا پردیش **مسٹر سرجیت سنگھ برنالا** نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ اُنہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ زبانوں کو مذہب سے جوڑنے کا سب سے زیادہ نقصان اُردو کو پہنچا ہے۔ مسٹر برنالا نے مزید کہا کہ مختلف چیلنجز کے باوجود اُردو یونیورسٹی اعلیٰ تعلیم کی فراہمی کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کر رہی ہے۔ یونیورسٹی ہر سال اپنے اسٹڈی سنٹروں کے کوآرڈینیٹرس کی میٹنگ منعقد کرتی ہے جس میں سنٹرس کی کارکردگی اور مسائل پر غور و خوض کیا جاتا ہے۔ نئے کوآرڈینیٹرس کو سنٹر کے طریقۂ کار بتائے جاتے ہیں جبکہ پرانے کوآرڈینیٹرس کے تجربے سے استفادہ کرتے ہوئے کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جلسے میں وائس چانسلر انچارج پروفیسر ایس اے وہاب نے مہمانوں کا خیر مقدم کیا۔ انگریزی کے معروف ادیب پدم بھوشن **پروفیسر شیو کے کمار** اور جامعہ عثمانیہ کی سابق صدر شعبۂ اُردو اور اُردو یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل رکن **پروفیسر اشرف رفیع** نے مہمانان اعزازی کی حیثیت سے شرکت کی اور مخاطب کیا۔ اس موقع پر یونیورسٹی کے ٹرانسلیشن ڈویژن کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر مصطفیٰ کمال نے بھی اظہار خیال کیا۔

فاصلاتی تعلیم کے ماہرین کا اظہار خیال

کوآرڈینیٹرس میٹنگ کو زیادہ موثر بنانے کے پیش نظر یونیورسٹی نے اس موقع پر فاصلاتی تعلیم کے ماہرین کے لیکچرس کا خصوصی اجلاس منعقد کیا۔ اس کے لیے سنٹر فار ڈسٹنس ایجوکیشن یونیورسٹی آف حیدرآباد کے **ڈاکٹر پی مرلی کرشنا** اور ڈائرکٹر اسٹوڈنٹس سروسز ڈاکٹر بی آر امبیڈکر اوپن یونیورسٹی **ڈاکٹر یو سبارائو** کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ ان حضرات نے بالترتیب ''فاصلاتی تعلیم: مسائل اور چیلنجز'' اور ''اسٹڈی سنٹر مینجمنٹ'' کے موضوع پر لیکچرس دیے جبکہ اُردو یونیورسٹی کے پبلک ریلیشنز آفیسر انچارج ڈاکٹر محمد ظفر الدین نے ''ہندستان میں فاصلاتی نظام تعلیم کا منظر نامہ اور اُردو یونیورسٹی'' کے موضوع پر مقالہ پیش کیا۔ اجلاس کی صدارت نظامت فاصلاتی تعلیم کے ڈائرکٹر انچارج پروفیسر سید عبدالوہاب نے کی۔ مقررین نے شرکا کے سوالات کے وضاحتی جوابات بھی دیے۔ پروفیسر سید عبدالوہاب نے مہمانوں کا تعارف کرایا اور انہیں اُردو یونیورسٹی کی پیش رفت سے واقف کرایا۔ پروفیسر وہاب کے صدارتی کلمات کے ساتھ اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی۔

یوم تاسیس و یوم آزاد تقریبات

حسب روایت یونیورسٹی نے 9 جنوری اور 11 نومبر کو بالترتیب یوم تاسیس اور یوم آزاد منعقد کیا۔ 9 جنوری 2003ء کو یونیورسٹی کی پانچویں تقریب یوم تاسیس کا انعقاد یونیورسٹی کیمپس میں عمل میں آیا جس کی صدارت انچارج وائس چانسلر پروفیسر ایس اے وہاب نے کی۔ اس موقع پر اظہار خیال کرنے والوں میں فینانس آفیسر جناب بی نارائنا، انچارج رجسٹرار جناب سلطان لطیف، ٹرانسلیشن ڈویژن کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال، پرنسپل ڈی ایڈ یکیشن جناب مسعود بن سالم، اسسٹنٹ رجسٹرار فینانس جناب منور حسین شامل تھے۔ ڈی ایڈ سال دوم کی ایک طالبہ شعاع فردوس نے تقریر کی جبکہ دوسری طالبہ اشرف النساء نے جذبۂ حب الوطنی سے بھرپور ایک گیت پیش کیا۔ 11 نومبر 2003ء کو یوم آزاد تقریب کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت انچارج وائس چانسلر پروفیسر ایس اے وہاب نے کی۔ تقریب یوم آزاد میں اظہار خیال کرنے والوں میں ٹرانسلیشن ڈویژن کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر سید مصطفیٰ کمال، پی آر او انچارج ڈاکٹر محمد ظفر الدین، ڈاکٹر ریحانہ سلطانہ ڈی ایڈیکیشن اور ڈی ایڈ سال دوم کے طلبہ محمد اکرام الباقی اور ناہیدہ بیگم شامل تھے۔ 9 جنوری 2004ء کو یونیورسٹی کیمپس میں چھٹی تقریب یوم تاسیس کا انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے اکیڈمک کونسل رکن اور بنگلور یونیورسٹی کے صدر شعبۂ اُردو **پروفیسر م۔ن۔ سعید** نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اُردو میڈیم تعلیم کی جڑیں مضبوط کرنے کی غرض سے اُردو یونیورسٹی کو اسکولی تعلیم کی طرف بھی پیش قدمی کرنی چاہئے۔ اس موقع پر صدر جلسہ انچارج وائس چانسلر پروفیسر ایس اے وہاب اور کوآرڈینیٹر ٹرانسلیشن ڈویژن ڈاکٹر مصطفیٰ کمال نے بھی اظہار خیال کیا۔ ناظم جلسہ ڈاکٹر محمد ظفر الدین نے یوم تاسیس تقریبات کا پس منظر بیان کیا۔ ڈی ایڈ سال دوم کے طلبہ محمد حسین اور نجم السحر نے قومی گیت پیش کیے۔

*** ** ***

2235626) ☆Govt. Junior College for Boys, **Koppal** - 583 231 (*Ph. 08539-2421161*) ☆Govt. Jr. College for Boys, **Raichur** - 584 101 (*Ph. 08532-233384*) ☆Anjuman Teachers Training Institute, Ghantakeri, **Hubli** - 580 020 (*Ph. 0836-2367749*) ☆Tauheed Pre-University Arts & Science College, Azad Nagar, Township, **Dandeli** - 581 325 (*Ph. 08284-230667*) ☆Farooqia Pre University College, Umar Qyam Road, Tilak Nagar, **Mysore** - 570 021 (*Ph. 0821-2490710*) ☆Anjuman Arts, Science & Science College, Anjuman Hami-e-Muslimeen, **Bhatkal** - 581 320 ☆Hasanath First Grade College for women, No. 43, Dickenson Road, **Bangalore** - 560 042 (*Ph. 080-5362423* (O)) **BIHAR (6):** Noble Children's School, Manpur, **Muzaffarpur** - 842 001 (*Ph. 0621-2221146*) ☆Millat Kasturba Gandhi Mahila Inter College, Station Road, **Samstipur** - 848 101 (*Ph.06274-226415*) ☆Crescent Institute of IT & Public School, Sir Syed Nagar, **Kishangunj** 855 107 ☆Al-Hira Public School, Sharif Colony, Banpath, **Patna** - 800 006 (*Ph. 0612-2660644*) ☆SAMM High School, Under BHHARVS, Momin Manzil, Hospital Road, **Madhubani**- 847 211 (*Ph. 06276-222106, 225345*) ☆Bihar Modern School, Bihar Sharif, **Nalanda** - 803 101 **WEST BENGAL (3):** The Muslim Institute, 21-A, Haji Md. Mohsin Square, **Kolkata** - 700 016 (*Ph. 033-22444876*) ☆Anwarul Islam Education Complex, Bustin Bazar, **Asansol** - 713 301 (*Ph. 0341-2206342*) ☆Titagarh Anjuman Gharibul Muslemeen High School, Purana Bazar, PO & P.S., **Titagarh**, North 24 PGS **KERALA (2):** Markazu Ssaquafathi Ssunniya Al-Islamia, Markaz Complex, I.G.Road, **Calicut** - 673 004 (*Ph. 0495-2720945*) ☆Sa-adiya Arts & Science College, Sa-adabad, Deli, P.O Kaland, **Kasargod** - 671 317 **DELHI (2):** Shafiq Memorial Sr. Seconary High School, Bada Hindu Rao, **Delhi** - 110 006 (*Ph. 011-23678222*) ☆Dept. of Urdu, Director, Urdu Correspondance Course, Directorate of Urdu Correspondance Course Building, Jamia Millia Islamia, Okhla, **New Delhi** 110 025 (*Ph. 011-26831717 (ext. 333)*) (for 2nd and 3rd year only) **RAJASTHAN (2):** Maulana Abul Kalam Azad Muslim Higher Sec. School, **Jodhpur** - 342 009 (*Ph. 0291-2752850*) ☆Institute for Non-formal Education & Research, 11/880, Azad Nagar, Khanpura, **Ajmer** - 305 001 (*Ph. 0145-2441475, 2445000*) **JAMMU & KASHMIR (2) :** Department of Urdu, University of Jammu, Babasaheb Ambedkar Road, New Campus **Jammu (Tawi)** - 180 004 (*Ph. 0191-2452303*) ☆Govt. Degree Colleg, **Rajouri** - 185 131 (*Ph. 01962-262510 (O)*) **TAMIL NADU (1):** Islamia College, New Town, **Vaniyambadi** - 635 752 (*Ph. 04174-225436*) **CHATTIS GARH (1) :** Urdu Talimi Majlis, Ahsan Manzil, Eidgah Road, **Bilaspur** - 495 001 (*Ph. 07752-222404*) **MADHYA PRADESH (1):** Dr. Zakir Hussain Teachers Training Institute, Station Dargah Road, **Burhanpur** - 450 331 (*Ph. 07325-243900*) **GUJRAT (1):** Majlis-e-Dawatul Haq, Sadatnagar, Near Bus Stop,Post Unn,**Surat** - 394 210 (Gujrat) (*Ph 0261-28750372*) **PUNJAB (1) :** Aalishan Model School, Bhumsi Maler, **Malerkotla** - 148 023.

Scanned with CamScanner

After assuming the Vice-Chancellor ship of the MANUU I made a courtesy call on Prof. Murli Manohar Joshi, Hon'ble Minister for HRD, Govt. of India. He assured me of full cooperation from the Government for all the work, which we will be undertaking. During the meeting, he also gave valuable suggestions. Among them, he said that along with Urdu department there must be a Hindi department also. Secondly, courses should start soon in subjects like Physics, Electronics and Mathematics. Attempts should be made to make these courses simpler in the beginning for Urdu medium students so that they will be able to understand the subjects. Of course, standards should not be compromised in doing so. I express my thanks to the Hon'ble minister for offering his advice and I assure him that we will make efforts to implement his advice in the University.

At present, apart from D.Ed all other courses are available through distance mode only. Study materials are provided to the students and University tries to arrange counselling at their respective areas. Now the Urdu University intends to employ the electronic media for the benefit of the students by providing lessons through audio / video cassettes, radio / TV lessons etc. The University will create the necessary infrastructure for the preparation of lessons and take the help of experts from other distance education institutions as well as other Universities.

There is a long pending demand of the Urdu speakers as well as senior students for the starting of the PG courses. On the other hand, Urdu must be given more prominence when compared to other languages. The University Grants Commission in its guidelines for the tenth Five-year plan to the University has given almost similar recommendation. So as a first step it is decided to start PG course in Urdu. M.A. Urdu course through distance mode will be offered from this academic year only. We are planning to start different PG and other courses from the next academic year. With all your good wishes and blessings, I am confident that I will succeed in my efforts. My vast experiences in the field of education as Registrar, Vice-Chancellor etc. would help me greatly in achieving a multidimensional progress in the Maulana Azad National Urdu University. I assure that all the well-wishers of the Urdu University would soon notice a big positive change in the University.

At the end, I extend my greetings to all of you and thank you for your good wishes. I promise that there would be no short fall whatsoever in the services of the University and through it, to the Urdu language.

(Prof. A. M. Pathan)

عالمی کتاب میلے سے نادر کتابیں

یونیورسٹی کی طرف سے خصوصی طور پر متعین کی گئی ایک ٹیم نے World Book Fair-2004 پرگتی میدان نئی دہلی سے یونیورسٹی لائبریری کے لیے دو سو سے زائد بیش قیمت اور گرانقدر کتابوں کی خریداری کی جن میں مختلف پاکستانی ناشرین کی 85 کتابیں شامل ہیں۔ یہ کتابیں متنوع موضوعات مثلاً سائنس، کمپیوٹر، تاریخ، تہذیب، لغات و مذہبیات سے متعلق ہیں تاہم ان میں ادبیات کی سب سے زیادہ تعداد ہے۔ نقوش کے قرآن، رسول، میر، منٹو، اقبال اور انیس نمبرات خاص طور پر یونیورسٹی کی بنیادی کتابوں کے ذخیرے میں بیش بہا اضافے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یونیورسٹی کی ٹیم میں ڈپٹی لائبریرین ڈاکٹر عباس خاں اور ڈاکٹر محمد ظفر الدین شامل تھے۔ دہلی ریجنل سنٹر کے انچارج ڈائرکٹر ڈاکٹر شاہد پرویز بھی کتابوں کے انتخاب و خریداری میں شریک رہے۔

ٹیچ انگلش ڈپلوما کورس متعارف

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے ایک نئے کورس کے اضافے کے ساتھ تعلیمی سال 2004-05 کے لئے داخلوں کا اعلان کردیا ہے۔ اس سال اُردو یونیورسٹی نے فاصلاتی نظام تعلیم کے تحت دیگر کورسوں کے ساتھ "ٹیچ انگلش" کورس متعارف کروایا ہے جو ایک سالہ ڈپلوما کورس ہے۔ اُردو یونیورسٹی نے ٹیچ انگلش کا کورس اُن لوگوں کے لیے ترتیب دیا ہے جو انگریزی پڑھاتے ہیں یا مستقبل میں انگریزی تدریس کا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ اپنی انگریزی بولنے اور لکھنے کی صلاحیت میں اضافہ کرسکیں اور انگریزی کے بہتر استاد بن سکیں۔ اس کورس کا مقصد خاص طور سے اُردو ذریعہ تعلیم کے اسکولوں اور کالجوں میں پڑھانے والے انگریزی اساتذہ کی انگلش کو بہتر بنانا ہے۔ تاہم ٹیچ انگلش کورس میں کسی بھی مضمون کے گریجویٹ داخلے کے اہل ہیں۔ اس ڈپلوما کورس کو اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ داخلہ لینے والے گریجویٹ یونیورسٹی سے فراہم کردہ تدریسی مواد سے خود پڑھ کر امتحان لکھ سکیں گے۔ کورس کی فیس -/800 روپے اور درخواست فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ 14 اگست 2004ء ہے۔

UNIVERSITY HEAD QUARTERS: PHONE NUMBERS/FAX

Vice-Chancellor's Office: 040-23006601	Registrar's Chamber: 23006602	Finance Officer: 23006604
Controller of Examinations/ *Director I/c* DDE: 23006605	PRO I/c: 23006606	Purchase Officer: 23006607
Library: 23006608	Translation Division: 23006609	Dip. in Ed.: 23006040
Fax: 23006603		

EPBX: 040-23006612-13-14-15 (Extensions: *D.Ed.* 102, *P.R.O. I/c* 104, *Library* 105, *Translation Division* 110, *Purchase Section* 111, *Controller of Examinations* 115, *Exam Branch* 117, *Asst. Registrar Exams* 122, *Directorate of Distance Education* 123, *Asst. Directors D.D.E.* 121 & 126, *Asst. Registrar D.D.E.* 125, *Finance Officer* 203, *Asst. Registrar Finance* 204, *Asst. Registrar Admn.* 210, *Vice-Chancellor's Office* 213 & 220)

REGIONAL CENTRES (3)

1. **Patna :** 1st Floor, Urdu Bhavan, Ashok Rajpath, Chowhatta, Patna - 800 004 (Ph. 0612-2300413)
2. **Delhi :** 277 D, Nabi Market Aptts, Okhla village, P.O. Jamia Nagar, New Delhi - 110 025 (Ph. 011-26934762, 26838260)
3. **Bangalore :** Al-Ameen Arts, Sci. & Com. College, Hosur Road, Bangalore - 560 027 (Ph. 080-2228329)

STUDY CENTRES (84)

MAHARASHTRA (20): Madinatul Uloom Higher Sec. School, Jagjivanram Road, **Nanded** - 431 604 (*Ph. 02462-241612*) ☆Maulana Azad College of Arts, Sci. & Com. Rouza Bagh, P.O.Box: 27, **Aurangabed** - 431 001 (*Ph. 0240-2381102*) ☆Al-Ameen Sec. & Higher Secondary School, **Udgir, Dist. Latur** 413 517 (*Ph. 02385-259440*) ☆Marathwada Institute of Study & Research, Iqbal Nagar, **Parbhani** - 431 401 (*Ph. 02452-221202*) ☆Anjuman Khairul Bashar Jaysingpur, 321/1 Shahu Nagar, Jaysingpur, Shirol, **Kohlapur** - 416 101 (*Ph. 02322-228096*) ☆German Parkhar High School, Tal: Mandangad, **Bankot** - 415 201, Dist. Ratnagari (*Ph. 02350-220310*) ☆Samadiya High School, 349, Samad Nagar, **Bhiwandi** - 421302 (*Ph. 02522-225409, 225395, 224285*) ☆YEWS National High School for Boys & Junior College, Maulana Azad Road, Sarda Circle, **Nasik** - 422 001 (*Ph. 0253-2594973*) ☆The Deccan Muslim Education & Res. Institute, K. B. Hidyatullah Road, 2390-B, New Modikhana, **Pune** - 411 001 (*Ph. 020-26359613, 26341732*) ☆Islamia Junior College, Tahreek Millat Welfare Society, Near Central Hotel, Fawara Chowk, Gandhibagh, **Nagpur** - 440 002 (*Ph. 07105-2779697-98*) ☆Citizen Urdu High School, 565, North Kasba, **Solapur** - 413 007 (*Ph. 0217-2628322*) ☆Jamia Polytechnic, **Akkalkuwa**, Nandurbar - 425 415 (*Ph. 02564-252610*) ☆Mahad Millat, Golden Nagar, **Malegaon, Nasik** - 423 203 (*Ph. 0255-2433649*) ☆Shah Babu Urdu Jr. College, Patur, **Dist. Akola** - 444 501 (*Ph. 07254-243247*) ☆Anjuman Khairul Islam Urdu Boys High School, Kurla (East), **Mumbai** - 400 008 ☆National Girls' High School & Jr. College, 12, Jamma Majid, Bandra (West), **Mumbai** - 400 050 ☆Shoeb High School & Junior College, Mujahid Road, Near Kausa Qabrastan, Mumbra, **Thane** - 400 612 (*Ph. 022-25490634*) ☆Fajandhar High School & Junior College, Vahoor, Mahad, Dist. **Raigad** - 402 301 ☆Urdu High School & Urdu Junior College of Arts, Comm. Science & M.C.V.C., Karajgaon, Tq. Chandur Bazar, Dist. **Amravati** - 444 809 (*Ph. 07227-225231*) ☆Allama Siddique Ahmed Urdu High School, Pimpla (Dhagoda), Tq. **Ambajogai** - 431 517 (*Ph. 02446-259583*) **ANDHRA PRADESH (16):** Mumtaz College, Malakpet, **Hyderabad** - 500 036 (*Ph. 040-24069155*) ☆Princess Shehkar College for Women, Purani Haveli, **Hyderabad** - 500 002 (*Ph. 040-24524306, 23348242*) ☆Govt. Girls High School, 2nd Lancer, Golconda, **Hyderabad** - 500 008 (*Ph. 040-23210316*) ☆P.G. College, Sardar Patel Road, **Secunderabad** - 500 003 (*Ph. 040-27902169*) ☆Al-Madina College of Education, Salamnagar, **Mahbubnagar** - 509 001 (*Ph. 08542-275093*) ☆Osmania College, **Kurnool** - 518 001 (*Ph. 08518-240005*) ☆Osmania Degree College, Rameshwaram, **Proddatur** - 516 360 (*Ph. 08564-252528, 242132*) ☆Andhra Muslim College, Ponnur Road, **Guntur** - 522 003 (*Ph. 0863-2223684*) ☆Noble High School, Barkatpura , **Nizamabad** - 503 001 (*Ph. 08462-225828*) ☆University Arts & Science College, Subedari, Hanmkonda, **Warangal** - 506010 (*Ph. 08712-2577229*) ☆Crescent School, H.No2-8-237, New Mukarampura Street, **Karimnagar** - 505 001 (*Ph. 08722-251216*) ☆City Gems English Medium School, Ashok Road, **Adilabad** - 504 001 (*Ph. 08732-224936*) ☆Govt. Jr. College for Girls', **Nalgonda** - 508 001 (*Ph. 08682-244493*) ☆Govt. Jr. College, Tehrshul Pahad, Sirpur, **Kagaznagar** - 504 296 (*Ph. 08738-238132*) ☆Hussainy College of Education, Venkatampet, Near Udayagiri, Dattalur Mandal **Nellore** - 524 230 (*Ph. 08620-287255*) ☆Zilla Parishad Urdu High School, **Gurram Konda** - 517 297, Chittor (*Ph. 08586-250139*) **UTTAR PRADESH (15):** Shibli National College, Azamgarh City, **Azamgarh** - 276 001 (*Ph. 05462-221672, 220840*) ☆Shamshi Girls High School, Domehla Road, **Rampur** - 244 901 (*Ph. 0595-2324616*) ☆AIT Inter College, Jaganpur, **Faizabad** - 224 188 (*Ph. 05278-255334*) ☆Fiaz-e-Aam College, **Meerut** - 250 002 (*Ph. 01396-2613957*) ☆Jannat Nishan Urdu College, Peer Ghaib, Khokran, **Moradabad** - 244 001 (*Ph. 0591-2315287*) ☆Dr. Iqbal Library 89/226, Bans Mandi, **Kanpur** - 208 001 (*Ph. 0512-2555413*) ☆Islamia Girls Inter College, Civil Lines, **Bareilly** - 243 001 (*Ph. 0581-2570903*) ☆Amiruddaula Islamia Degree College, **Lucknow** - 226 001 (*Ph. 0522-2272139, 2225676*) ☆U.P. Rabita Committee, Azad Nagar, Dodhpur, **Aligarh** - 202 002 (*Ph. 0571-2502273*) ☆Mohammadiya Girls High School, Qari Nagar, Lalgopalgunj, **Allahabad** - 229 413 (*Ph. 05335-2252277*) ☆Islamia Degree College, Deoband, **Saharanpur** - 247 554 ☆F.D. Islamia High School, Bilaspur, **Muzaffarnagar** ☆H.M.B. Iqra Inter College, Ambaheta Peer, **Saharanpur** - 247 340 ☆Momin High School, Imrangunj, Sabrahad, **Jaunpur** - 223 101 (*Ph, 08543-222807*) ☆Jamia Misbahul Uloom, At: Chaukonia P.O. Bharat Bhari, Dist. **Siddarthnagar** - 272 191 (*Ph. 05541-254602/254620*) **KARNATAKA (11):** Bi Bi Raza Degree College for Women, Arts & Sc. College, Rauza Buzurg, **Gulbarga** - 585 104 (*Ph. 08472-2421257*) ☆Shaheen Urdu High School, Shaheen Educational Centre, Ahmed Khan, Gola Khana, **Bidar** - 581 401 (*Ph. 08482-230900*) ☆Al-Mahmood Composite Arts & Sc. College, Dr. R. Lohia Nagar, **Shimoga** - 577 202 (*Ph. 08182-222400*) ☆Al-Ameen Arts, Sc. & Com. College, Hosur Road, Lal Bagh, **Bangalore** - 560 027 (*Ph. 080-2228329, 2222402,*

Scanned with CamScanner

MAULANA AZAD NATIONAL URDU UNIVERSITY

URDU UNIVERSITY
News Magazine

Issue No. 7 April, 2004

From the Vice-Chancellor

Through this newsletter, I wish to convey my thanks to the Govt. of India and in particular to the President of India, H.E. Dr. A. P. J. Abdul Kalam for reposing faith in me and giving me the responsibility to conduct the affairs of this unique and national educational institution, Maulana Azad National Urdu University (MANUU) as its Vice-Chancellor. I feel elated that so many educationists and educational institutions as well as others have warmly welcomed my appointment as the VC of the MANUU. Many of these are familiar with the previous positions I have held and my contributions in the field of education. However, there are many others who have received the news from the media but all of them have expressed their happiness over my appointment. I feel highly encouraged by these expressions of appreciation and moral support. I express my thanks to all of them and pray to God that I will be able to meet their expectations. My efforts would be directed towards the spread and upgradation of Urdu, which have been entrusted to the University.

I have taken over the duties of the Vice-Chancellor on 19.03.2004. After this, I have been planning to provide the basic academic and physical infrastructure of the University. My priorities would be to fill up academic positions and taking up the construction of approved buildings. I strongly believe that any University can be worth its name with regular academic staff, academic activities and adequate academic facilities. Therefore, I plan to take up this work at the earliest. The work on buildings such as Library, Translation Division, Directorate of Distance Education, Staff quarters and residences for VC, Registrar & Finance Officer will be initiated shortly. I know that it is not easy to complete this work because approval, guidance and instructions have to be obtained from different bodies as well as the University Grants Commission. I am enthused by positive responses to my efforts, which I have already initiated.

We have fortunately Dr. A. P. J. Abdul Kalam, President of India, a distinguished scientist, Scholar and a visionary as our Visitor. In his address to the staff & students of the University on 15-03-2003, he gave valuable suggestions. Coming from such a distinguish person, these suggestions are a great gift to us. He particularly stressed the need for preparing a database of Urdu and taking up the work of digitisation in the University. Initial work has already commenced on these projects. The President in his address also emphasised the need for courses in Nursing, Engineering & Women Education, translation from other languages into Urdu and vice versa and creation of resources for vocational courses in Urdu at PG & research level. He also said that there should be continuity in Urdu education from primary to PG level. The University will try its best to implement these suggestions of our distinguished Visitor in the best manner possible.

Scanned with CamScanner